

شراہی جمہوریہ پاکستان

پاکستان کے متعلق پہلے دن سے یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ ملک کے نام پر وجود میں آیا ہے، چنانچہ اس مملکت خداود کا نام بھی "اسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا، مگر انتہائی افسوس اور حیرت کی بات ہے کہ ملک کے صرف سرکاری نام میں لفظ "اسلامی" ضرور موجود ہے، لیکن پورے نظام میں ذہوندے سے بھی اسلام نظر نہیں آتا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ سود، جسے اللہ پاک سے جگ قرار دیا گیا ہے، مگر ہمارے ملک کی پوری میثاث سود پر چل رہی ہے۔ یہاں تک کہ گزشتہ نوں میثاث کی قائمیت برائے داخلہ کے اچانس میں یہ شرم ناک انکشاف کیا گیا ہے کہ پارلیمنٹ میں 50 فیصد لوگ شراب پیتے ہیں اور پاکستان میں 8 کروڑ لیتر سے زائد شراب بنائی جاتی ہے۔ یہ انکشاف پاکستان جیسے اسلامی ملک میں کسی کامی سے کم نہیں ہے، مگر انتہائی افسوس ناک بات یہ ہے کہ بات ان لوگوں کے متعلق کہی جا رہی ہے، جو ملک میں قانون سازی کے زمدادار ہیں، جو ملک کی درست سمت کا تعین کرتے ہیں۔

یہ بات بھی محل نظر ہے کہ پاکستان میں شراب کے پرمٹ کیوں دیجے جاتے ہیں؟ حالانکہ یہ بات ہر باشور مسلمان جانتا ہے کہ شراب "ام الجائز" ہے، یعنی خباشوں کی ماں، مگر اس کے باوجود قلیتوں کے نام پر شراب کے پرمٹ جاری کئے جاتے ہیں، جبکہ دنیا کے بڑھنے والے ملکوں میں شراب منوع اور حرام ہے، مگر پھر بھی اس پاک وطن میں شراب نوشی کی سہولت میبا کرنے کے لئے شراب خانوں کے پرمٹ جاری کئے جاتے ہیں، جہاں سے شراب لینے والوں میں اکثریت مسلمانوں کی ہوتی ہے، یعنی کہا جا سکتا ہے کہ یہ شراب خانے والے مسلمانوں کے لئے کھولے گئے ہیں۔ اگر حکومت اپنی رعایا کو ایک حست مند اور صاف سحراماشرہ دینے میں سمجھیدے ہے تو فوری طور پر شراب خانوں کے پرمٹ منوع کرے اور شراب نوشی پر پابندی عائد کر دے۔ اگر حکومت اپنے ارکان پارلیمنٹ کی خوش نووی اور تلفیخ طبع کی خاطر شراب کے اس حرام اور ناجائز کاروبار کو بند کرنے میں سمجھنے نہیں ہے تو پھر فوری طور پر ملک کا سرکاری نام "شراہی جمہوریہ پاکستان" رکھ دیا جائے۔

زرعی اراضی پاک فوج کو دینے کا معاملہ بحال

لاہور ہائیکورٹ نے سنگل بیچ کا فیصلہ معطل کرتے ہوئے پاک فوج کو زرعی اراضی دینے کا معاملہ بحال کر دیا۔ لاہور ہائیکورٹ کے جشن علی باقر نجیبی، جشن عالیہ نیم نے زرعی اراضی فوج کو دینے سے متعلق معاملہ کو غیر قانونی قرار دینے والے سنگل بیچ کا فیصلہ معطل کر دیا۔ سنگل بیچ نے زمین فوج کو دینے کا اقدام غیر قانونی قرار دیا تھا۔ لاہور ہائیکورٹ کے مذکورہ فیصلے پر سمجھیدہ حقوقوں کی جانب سے انتہائی تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے، کیوں کہ یہ ایک بیچ تھی تھیقہ ہے کہ فوج اور بذریعہ مافیا کو بہت سی زرعی اراضی دے دینے کی وجہ سے پاکستان، جوز راعت میں خوف نہیں ملک کی شہرت رکھتا تھا، آج زرعی زمین سکڑنے کی وجہ سے زرعی اجناس، یہاں تک کہ گندم بھی بیرونی ممالک سے دآمد کرنے پر مجبور ہو چکا ہے، ایسی صورت حال میں پچی کچھی زرعی زمین بھی اگر بانٹ دی گئی تو حقیقی سی زراعت کا بھی پاکستان میں مکمل طور پر صفائیا ہو جائے گا۔

مختلف طبقات کی جانب سے عدالت عالیہ لاہور کے مذکورہ فیصلے پر تقدیر کرتے ہوئے کہا جا رہا ہے کہ زرعی انقلاب، صنعتی اور سائنس و تکنیلوژی کے انقلاب میں رقبہ نہیں ملتے۔ پاکستان کے لئے بھی یہ اعزازی کی بات ہے کہ دنیا کے چاند پر پہنچنے والے چار ملکوں میں سے تین ہمارے مسامی ممالک ہیں۔ پاکستان میں پہلی مرتبہ چینی 150 روپے کی موتک جائیگی ہے اور مرے کی بات یہ ہے کہ وزیر اعظم شہزاد شریف کے خاندان کی 17 شوگر ملز ہیں اور آصف زرداری کی 11 شوگر ملز ہیں۔ اس بات میں کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ

جس سیاسی رہنمائی جانداریں اور پیسہ باہر کے ملکوں میں ہو، وہ ملک کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔

موجودہ حالات میں اعلیٰ عدالتوں کی جانب سے جو فیصلے سامنے آ رہے ہیں، ان فیصلوں پر کافی تقدیر کی جا رہی ہے، جیسے حمزہ شہباز کی کمر درد کے باعث عدالت میں حاضری سے استثنی کی درخواست منظور ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ شہباز شریف، حمزہ اور سیلمان شریف منی لانڈرگ کے مقدمے کی دائرہ ہوئی درخواست میں اختساب عدالت لاہور نے شہباز شریف اور حمزہ شہباز کی بریت کی درخواست پر فیصلہ حمفوڑ کر لیا، جو بعد میں سایا جائے گا۔ اس پر بھی یہ تبصرہ کیا جا رہا ہے کہ سب کو معلوم ہے، وہ فیصلہ کیا ہو گا؟ ہم چند ریان نا بنا کے تو کیا ہوا، چند ریان کی رفارے انصاف تو دے رہے ہیں۔ درحقیقت مملکت خداداد میں استئن فرعون ہیں کہ سمندر بھی کنفیو ہو جائے کہ پہلے کے غرق کرنا ہے؟ پاکستان اسلام کا وہ عجیب و غریب قلعہ ہے، جو غیر مسلم ممالک کے چندوں اور قرضوں پر کھڑا ہے اور ہم نے پڑھی ذمہن کے لئے زمین اتنی "تھک" کر دی ہے کہ دشمن زمین چھوڑ کر چاند پر چاند پر چاند کے لئے مجبوہ ہو گیا ہے۔ بہرحال، تاریخ عدالت عالیہ کے نکوہ فیصلے کو غلط ثابت کرے گی۔

شرطنج کا کھیل امریکہ ہار گیا

امریکہ نے پوری دنیا میں شطرنج کی بساط پھاڑ کی ہے، مگر شطرنج کیا سکھیں میں امریکی ایجادیوں نے منہ کی کھائی۔ امریکہ بہادر نے ایک شطرنج اپنے پیشوں سے خریدی اور خود ہی چال چلی، دونوں طرف سے۔ یعنی دونوں طرف سے کھیلنے والا خود امریکہ ہی تھا، مگر پھر بھی امریکہ کو دونوں طرف سے ہی مات ہو گئی۔ سوچنے والی بات ہے کہ یہ کیسے ہوا؟ کیا ایسا ممکن ہے؟ ہوا یہ کہ رازداری سے پاکستان کے دشمنوں پر تیر چالیا گیا۔

19 سال پہلے 9/11 کا امریکی ڈرامہ کیا گیا، جس کے شوت مل چکے ہیں۔ تحقیقات ہو چکی ہیں اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ امریکہ نے خود کروایا تھا اور اس ڈرامے کا مقصد مسلمانوں پر زمین تھک کرنا تھا۔ ان کے جو شیوں نے نہیں بتا دیا تھا کہ اسلام غالب آنے والا ہے۔ وہی ڈران کو آج بھی کھائے جا رہا ہے، لہذا اسلام اور مسلمانوں کو کمزور کرنے یا ختم کرنے کے لئے طرح طرح کے بختنڈے آزمائے جاتے ہیں۔ بالیڈنڈ، فرانس اور نارے میں گستاخی بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

تمام مسلم ممالک میں سب سے زیادہ چھاپ پاکستان کی ہے، جس کی طرف دیکھتے ہوئے بھی دشمن خوف کھاتے ہیں۔ باقی ہر مسلم ملک پر قبضہ یا تباہی ہو چکی ہے یا آسانی سے ہو سکتی ہے، مگر پاکستان میں ایسا ممکن نہیں، لہذا پاکستان کے گرد گھر اٹھ کرنے کے لئے 19 سال پہلے شطرنج کی ایک چال چلی گئی، جس میں اپنے ہی 2996 لوگوں کو مار گیا اور 6000 سے زیادہ افراد رُختی ہوئے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ وہاں کام کرنے والوں میں یہودی ہزا روں کی تعداد میں کام کرتے تھے، مگر ان میں سے ایک بھی نہیں مرا، سب کے سب اس دن چھٹی پر تھے۔ اس کے علاوہ حیرت انگیز طور پر ایک ہی دن میں اتنے جہاڑے ہائی جیک ہو کر ورلڈ ٹرین ٹاؤنر تک پہنچ گئے، اتنے شہروں کو کراس کر کے؟ مگر پس پار اور دنیا کی بہترین امریکی فوج اور اسی تھیکس کو کچھ پہنچ ہی نہیں چلا۔

پاکستان کو ایک انجانی جگ میں جھوک دیا گیا۔ افغانستان میں داخل ہو کر امریکہ نے پہلے اٹھیا اور اسرائیل کو انگریزی دی اور پھر داش کو۔ مقدمہ افغانستان پر قبضہ نہیں تھا، بلکہ اصل ناگزٹ پاکستان تھا۔ پاکستان میں دہشت گردوں کو سپورٹ کر کے تھیا را اور پیسہ دے کر پاکستان کے خلاف کھڑا کیا گیا اور اگلی دھماکے شروع کروائے گئے، جو برا پاکستان نے بلوچستان میں آپریشن کر کے امریکی، اسرائیل اور انڈین پیڈ ڈیشٹ گردوں کا صفا کیا کر دیا۔ پاکستان میں امن ہو گیا۔ اب امریکہ بہادر کو جلن و خارش شروع ہو گئی اور اسے سمجھی ہی نہیں آ رہا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے؟

چاہئے۔ بمارے میکسز پر پلنے والے اس غرباء ل، ماسکین طبقے کا ہمیں خیال رکھنا چاہئے، ان کی مدد کرنی چاہئے۔ ان غربیوں کے کف، دفن، سومن، دسویں، جہلم کیلئے بھی کم از کم 5 ارب روپے کی رقم منظر کرنی چاہئے، دین اسلام یوہ کوشادی کی اجازت بھی دیتا ہے، اس لئے عدت کے بعد ان کی مسکین یوہ دوسرا شادی کرنا چاہیں تو یوہ کی شادی کیلئے بھی 10 ارب روپے تک کی رقم مختص کرنی چاہئے۔ پورا سوچ میڈیاول جلے پاکستانیوں کی ایسی باتوں سے بھرا پڑا ہے، مگر گزشتہ بہت سی حکومتوں کی طرح موجودہ حکومت کے بھی کسی کل پر زے پر ان فریادوں، دہائیوں کا کوئی اثر نہیں ہوا اور عوام کو ریلیف دینے کا کوئی واضح یا بڑا اقتداء تعالیٰ سامنے نہیں آیا۔

افغانستان میں 19 برس طویل جگہ اور 40 ملکوں کی تجدادی فوج کے ساتھ بھی وہ چند ہزار طالبان کو ختم نہ کر سکا اور پاکستان نے اکیلے ہی پورے پاکستان سے دہشت گروں کا صفائی کر دیا۔ جب اپنی ناکامی کا احساس ہوا تو امریکی بہادر نے رونا پینٹا شروع کر دیا کہ میرے پیسے تھے، میری شترخ تھی، میری چال تھی، میرے گھوڑے تھے، میرے پیادے تھے، اور میرے ہی بادشاہ ووزیر تھے، پھر مجھے مات کیوں ہوئی؟ دنیا بخوبی کرنا شروع ہوئی تو سارا لمبہ پاکستان پر ڈالنے کی کوشش کی گئی کہ پاکستان نے جیتنے نہیں دیا۔ 40 ملکوں کی فوج اور 40 ہی ملکوں کی اٹھیں جیسیں ایکنسیاں سب ناکام رہے اور شترخ کی اس خط رنک بساط میں جیت پاکستان کا مقدار ٹھہری۔

آئی ایم ایف معہدہ اور عوام

وفاقی حکومت نے پیروں کی قیمت میں 9 روپے فی لیٹر اور ہائی اسٹریڈی ڈیزل کی قیمت میں سات روپے فی لیٹر کی اعلان کیا ہے جبکہ پیروں یہ یوی جو کہ آئی ایم ایف سے طبقی، اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ بلاشبہ پیروں یہ مصنوعات کی قیتوں میں واضح کی سے عوام کو ریلیف ملے گا لیکن دوسرا جانب وزیر اعظم شہباز شریف نے کہا کہ بھلی کے زخوں میں اضافہ کرنا پڑ رہا ہے، بھلی مہنگی کرنا آئی ایم ایف کی شرط ہونے کے ساتھ گردشی قرضوں کی وجہ سے ہماری ضرورت تھی۔ ایک جانب تو پاکستان اور آئی ایم ایف کے درمیان معہدہ کے ثابت اڑات سامنے آنا شروع ہو گئے ہیں۔ آئی ایم ایف معہدہ سے سرمایہ کاروں کا اختہد بحال ہوا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ہبوم برگ کی پاکستان کے حوالہ سے ثبت رپورٹ اور حکومت کی عالمی مالیاتی ادارہ کی شرائط پر تھی کے ساتھ عملدرآمد کی پالیسی سے اچھی خبریں آنے کا سلسہ جاری رہ سکتا ہے۔ یہ فری مالیاتی بنڈ بست تو سیمی فنڈ سہولت کے تحت عالمی مالیاتی ادارہ کے 2019 میں شروع ہونے والے پروگرام کی آخری تاریخ تک تجدید نہ ہو پانے کی وجہ سے عمل میں لا یا گیا ہے۔ بھی وجہ ہے کہ اشاك مارکیٹ میں بہتری آئی ہے اس کے نتیجے میں معاشی محالی کے پچھلے دنوں منظر عام پر آنے والے اس نہیات اہم حلوقی مخصوصہ میں بھی تیز رفتار پیش رفت متوقع ہے، جس کے تحت زراعت، معدنیات، توانائی اور انفار میشن میکنالو جی وغیرہ جیسے ترقی کے ضامن شعبوں میں ون وند و آپریشن کے تحت جیجن، سعودی عرب، تحدہ عرب امارات اور قطر وغیرہ جیسے دوست ملکوں کی جانب سے یہ ورنی سرمایہ کاری کے راستے کھول دیئے گئے ہیں اور جس میں افواج پاکستان بھی سیکوئرٹی کی ضمانت اور کثی دیگر حوالوں سے معاون ہو گئی۔ دوسرا جائز پاکستان جیسے مالی مسائل سے دوچار ملک کے حکمران طبقات کی مراعات انتہائی ترقی یافتہ اور دولت مند ممالک سے کہیں زیادہ ہیں اور حالات کا تقاضا ہے کہ انہیں جلد اجلد معمول سطح تک کم کیا جائے۔ معہدہ کے باوجود ملکی معیشت کے لیے خطرات کم نہیں ہوئے، یہ معہدہ مختص دیباچہ ہے کیونکہ اس معہدہ کے نتیجے میں جو رقم ملے گی اسے حکومت اپنے غیر ملکی قرضوں کی ادائیگی کے لیے استعمال نہیں کر سکے گی، نہ سب سدیز دی جائیں گی۔ یہ معہدہ ایک کرا امتحان ہے، ایک جائزہ کے مطابق جی ڈی پی میں لیکس آمدنی کی شرح 1980 کی دہائی میں 13.4 فیصد سے مسلسل کم ہوتے ہوئے سال 2023 میں 8.5 فیصد رہ گئی ہے لہذا ایک لیکس چور کچور کی موجودگی میں مالی خسارہ کم کرنا کسی مجرہ سے کہیں جاکر سرکار کے بے پناہ اخراجات بھی کم نہ ہوں۔ یہ بات تو ریکارڈ پر ہے کہ ہمارے ملک میں امرا کی مراعات و مستشیات 4000 ارب روپے سے زیادہ ہیں۔ حالیہ سالانہ بجٹ میں مالی خسارہ کا تخمینہ جی ڈی پی کا 6.5 فیصد لگایا ہے جبکہ سودی ادائیگی پر خرچ 6.9 فیصد ہو گا۔ اس معاملے میں باحتہ اٹھاتے ہوئے وفاقی وزیر خزانہ نے خوش گمانی پیدا کی ہے کہ 88 فیصد قرض تو داخلی ہے جو ہمارے ہاتھ میں ہے۔

عوام تا حال ریلیف کے منتظر

جمہوریت میں "طااقت کا سرچشمہ" عوام ہوتے ہیں، کیوں کہ "عوام" کے وہ لوگوں کی طاقت کے مل پڑی حکومت قائم ہوتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ حکومت عوام پر ہی کی جاتی ہے اور عوام کے لئے ہی ہوتی ہے، مگر یہی کیمی جمہوریت اور کسی حکومت ہے، جو ہر عوام دشمن فیصلہ نہیات آسانی سے کر لیتی ہے اور عوام کو فائدہ یا آسانی پہنچانے والا کوئی بھی فیصلہ کرتے ہوئے ان کو موت آتی ہے۔ ابھی اگزنشتہ دنوں ہی چیزیں میں سینیٹ کے لئے تاحیات ناجائز مراعات کا انتہائی نامناسب، بلکہ انتہائی ہے ہو وہ فیصلہ بڑی دلیل ہے کہ دیکھ دیا گیا، جس پر رہ شعبہ زندگی سے اور سوچ میڈیا پر شدید احتجاج سامنے آیا، جس کے بعد کہا جا رہا ہے کہ یہ فیصلہ واپس لے لیا گیا، مگر تا حال یہ واضح نہیں ہے کہ آیا ساری باتیں منسخ کر دی گئی ہیں یا پھر چند۔ کیوں کہ فیصلہ کیا تھا کہ سابق دو وجود ہے چیزیں میں سینیٹ تاحیات سرکاری طیارے پر گھر کے 24 افراد کے ساتھ سفر کر سکیں گے، اپنے لئے چارڑی طیارہ بھی مانگا سکیں گے، 18 لاکھ روپے تک صوابیدی فنڈ بھی استعمال کر سکیں گے، مگر کے کرائے کی مدد میں ڈھانی لاکھ روپے مانہانے لے سکیں گے، 12 الی کاروں پر مشتمل ذاتی عملہ رکھنے کی اجازت ہو گی، سرکاری گاڑی الی خانہ بھی استعمال کر سکیں گے، اس کے علاوہ رہائش کی ترین آرائش کے لئے بھی 50 لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے۔

ہندز کرہ مراعات کی تفصیل سن کر ہر عاقل و بالغ شخص مارے جیت کے ششدروہ جائے گا کہ یہ مراعات اس ملک کی حکومت دینے جا رہی ہے، جس کا نہ صرف وزیر خزانہ، بلکہ وزیر اعظم تک میں ایک ایسا نہیں (آئی ایم ایف) سے قرض کی بھیک مانگ رہا ہے۔ ملکوں جا کر مالی امداد کے لئے جھوپی پھیلا رہا ہے۔

مذکورہ تجویز جس بھی رکن سینیٹ نے پیش کی، نہ صرف وہ، بلکہ اس تجویز کی حمایت کرنے والے تمام ارکان سینیٹ اور اس خالمانہ تجویز کو منتظر کرنے والے چیزیں میں سینیٹ نہ صرف پاکستان کے سکتے، بلکہ عوام، بلکہ وطن عزیز کے بھی بدترین دشمن ہیں اور ان سب افراد کو پاکستان کی تاریخ کی اس بے ہودہ ترین تجویز پیش کرنے کے جرم میں گرفتار کر کے تاحیات زندگی میں ڈال دینا چاہئے، تاکہ وہ تاحیات قید میں رہ کر یہ سوچ سکیں کہ ایسے غلط فیصلہ کرنے سے مراعات نہیں، بلکہ قید کی صورت میں سزا ملتی ہے۔

تجویز کی بات یہ ہے کہ وطن عزیز کے ہر طبقے اس خالمانہ فیصلے کے خلاف آواز بلند کی، مگر حکومت ایوانوں میں سے کسی کو کلمہ حق بلند کرنے کی تو قیض نہ ہوئی۔ سوچ میڈیا پر لوگ یا انہما مشتعل تھے اور ان کا کہنا تھا کہ ہم چیزیں میں سینیٹ کو ناکمل ہمویات دینے کی پر زور مدت کرتے ہیں، کیوں کہ موت برحق ہے، لہذا اگر مراعات کے ساتھ سرکاری خزانے سے کفن اور مقبرے کی تعمیر کے ساتھ ساتھ لاش پر بھول اور عطا کا چیز کا ذمہ مراعات میں شامل کیوں نہیں کیا گیا؟ یہ سراسر زیادتی ہے۔ یہ سینیٹ والے بچارے ہمارے لئے 100 سالہ منصوبے بناتے ہیں، بھی وجہ ہے کہ کرپشن، چوری، بے ایمانی میں دنیا میں شاید ہی ہم سے کوئی آگے ہو، بھیں بھی ان کے لئے اسی طرح 100 سالہ منصوبے کی سوچ رکھنی



ددودھ مافیا بے لگام

کمشر کراچی ناکام

شہر کے کمشر اپنے مقرر کردہ نرخوں پر کبھی عمل درآمد نہیں کروائے

پر دودھ فروخت کیا ہی نہیں جاتا اور بھولے کمشر کراچی کو معلوم ہی نہیں ہو پاتا کہ ان کی رٹ کو چلتی کیا جا رہے ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ کمشر کراچی محمد اقبال میں سادہ طبیعت کے حامل ذہین اور جنتی افسر ہیں انہوں نے بطور کمشر شہر کی خدمت کرنے اور شہر کی ترقی کے حوالے سے اقدامات اٹھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، دستیاب وسائل کو بروئے کار لانے اور پیچیدہ مسائل کے حل کے لئے آؤٹ آف فاکس سلوشن تھیوری اپلاپی کرنے میں بھی محرك نظر آئے، پوری دنیا مہنگائی کے چੱਗل میں ہے تو شہر کراچی کیسے بچ سکتا ہے؟ لہذا ہر طرف مہنگائی کی دہائی ہے، تاہم ناجائز منافع خروں کے خلاف کمشر کراچی نے تمام ڈپی کمشرز کو محکر کر کھا کر کھانے کی ضرورت ہے، کمشر کراچی کی جانب سے دودھ کے نرخ مقرر کرنے جاتے ہیں، مگر ان نرخوں کے نقط نظر سے بات کی چائے تو ہنوز ولی دور است۔

والا معاملہ ہے۔ شہر پوں کی منشاء ۔ کے مطابق ابھی اتنا قائمی کو بہت کچھ کرنا باقی ہے، کچھ مرید تھی دکھانے کی ضرورت ہے، محقق کو اپنے اندر موجود کالی بھیزوں کی نشان دہی اور انہیں کیفر کردار تک پہنچانا بھی ضروری ہے۔

مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس موقع پر کمشر کراچی نے کہا تھا کہ دودھ کی نئی قیمت ڈپی فارمرز، ہول میلز اور ریٹائرڈ کی مشاورت سے، دودھ کی پیداوار لی اگت کا جائزہ لینے والی کمیٹی کی روپورٹ کی روشنی میں مقرر کی گئی ہے۔ اس اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا تھا کہ سرکاری نرخ کی خلاف ورزی پر قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ہر 3 ماہ بعد دودھ کی قیمت کا جائزہ لینے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔ اجلاس میں تمام ڈپی کمشرز، ڈپی فارمرز ایسوی ایشن، ہول میلز ایسوی ایشن اور ریٹائرڈ ایسوی ایشن کے نمائندوں، یورو اف اسٹارکیشن بھی تھے اور کمشر کراچی کی جانب سے سپلائی، لائیگاس اسٹارکیشن اور فاؤنڈاھارٹی کے افران اور دیگر نے شرکت کی تھی۔ بعضی یہی صورت حال آج بھی موجود ہے، اب بھی اسی طرح اجلاس ہوتا ہے، کمشر کراچی کی جانب سے رپورٹ اور شرکا کی متفقہ رائے سے دودھ کی قیمت

سہولیات کی فراہمی، فروع اور کھیلوں کے مقابلوں کو فروع دینے کے لئے خاصے تصریح رہے۔ تاہم کمشر کراچی شہر میں اپنے مقرر کردہ نرخوں پر اشیاء کی فراہمی میں شروع نہ کام رہے ہیں۔ اس منصب سنبھالا تھا اور 16 اکتوبر کے اخبارات میں یہ خبر نہیاں طور پر شائع ہوئی تھی۔ محمد اقبال میں پاکستان ایڈیشنری ٹیبو سروس کے گرین 21 کے افسر ہیں اور کمشر کراچی کے عہدے پر تعینات سے قبل وہ دودھ فروشوں نے اس نرخ پر اس وقت بھی دودھ کی قیمت خوردہ قیمت 120 روپے فی لیٹر مقرر کی، مگر دودھ فروشوں نے اس نرخ پر اس وقت بھی دودھ فروخت نہیں کیا تھا، جبکہ دودھ کی ڈپی فارمرز کی قیمت 105 اور تکوک قیمت 110 روپے فی لیٹر مقرر کی گئی تھی اور کمشر کراچی کی جانب سے ٹوپیکیشن بھی کیا گیا تھا۔ اس کا فیصلہ کمشر ایک تصریح کی خصیت اور غریب آف کراچی کے طور پر سامنے آئے تھے اور شہر کی ترقی اور رونقون کو چار چاند گانے کے لئے انہوں نے مزید ہے منصوبیں پر کام شروع کیا تھا، جس کی وجہ سے شہر کا نام اور ادبی و سماجی حلقوں اور مختلف قوموں کی نامور شخصیات نے اس بات پر خوشی اور سرست اکاٹھار کیا تھا، کیوں کہ کمشر کراچی کا منصب سنبھالنے کے ساتھ ہی مختصر وقت میں انہوں نے مختلف شعبوں کے لئے متعدد قابل ستائش اقدام اٹھائے اور اعلانات کئے۔ شہر میں ہونے والی اہم تقریبات میں شرکت کے ساتھ ساتھ وہ شہر میں تفریجی

کمشر کراچی آفس کراچی کا دوسرا سینٹرل جیل بن گیا۔

کمشر کراچی محمد اقبال میں کے آفس میں صحافیوں کے داخلہ پر پابندی عائد کر دی گئی۔ دودھ کی اضافی قیمتوں پر کمشر کراچی کو آئینہ دکھایا تو کمشر کراچی بر امان گئے۔ کمشر کراچی نے اپنا قابل درست کرنے کے بجائے صحافیوں کے داخلے پر ہی پابندی عائد کر دی۔ صحافیوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر کمشر کراچی نے اپنا قبل درست نہ کیا تو سندھ پر اس کلب کے صحافی جلد ہر نے کا اعلان کریں گے۔

پاک دودھ" کے حکم پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں؟ تاحال اس کی کوئی رپورٹ سامنے نہیں آتی ہے، کیوں کہ شہر کراچی میں اسی جگہ سندھ فوڈ اخواری کا عملہ دودھ کی دکانوں پر دودھ کے معیار کی چیزیں کرتا ہوا کبھی نظر نہیں آیا۔ تو کیا یہ صحیح جائے کہ دودھ کے کاروبار سے نسلک افراد ڈی. جی سندھ فوڈ اخواری سے اتنا ڈرتے ہیں کہ ان کا حکم جاری ہوتے ہی سب نے لائنس بھی بنالیا اور ملاوٹ سے پاک دودھ کی پیچانہ شروع کر دیا؟

اس بات میں کوئی تکشیب نہیں ہے کہ دودھ فروشوں نے ایک طویل عرصے سے قلم و ستم کا بازار گرم کر رکھا ہے، مگر کمشنر کراچی اپنے خندے اے سی کر رے میں سکون سے براجمن رہتے ہیں، ان کے روئے سے یوں محoso ہوتا ہے، جیسے انہیں الیان کراچی کے ساتھ جاری لوٹ مار کی کوئی پرواہیاں ہے۔ کمشنر کراچی کی اسی بیخوبی اور بے خبری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہے لگام، زور آور دودھ مافیا نے گرگشتہ ماہ کیم جون 2023 کو دودھ کے نرخ میں اخذ 10 روپے اضافہ کر کے دودھ 220 روپے فی لیٹر کر دیا، مگر جرأت ایگنیز طور پر کمشنر کراچی، ان کے ماتحت ضلعی کمشنر صاحبان یا ذیپی کمشنر اور اسٹینٹ کمشنر کی جانب سے 10 جون 2023 تک کسی قسم کی کوئی بل جل نظر نہ آئی، بالآخر 11 جون کو کمشنر کراچی نے دودھ کی قیمتوں میں اضافے کے تمام ذمہ داروں کو گرفتار کرنے کا فیصلہ کر لیا، جس پر ذیری فارمز نے دودھ کی قیمت میں 10 روپے کا اضافہ والیں لے لیا۔

دودھ کی بڑھتی قیمتوں پر لگ بھگ ایک عشرے بعد کمشنر آفس میں اجلاس ہوا، جس میں اٹھارہ کراچی نے اٹھارہ خیال کرتے ہوئے بڑی مصوصیت سے پوچھا کہ دودھ کی قیمتوں کس سے پوچھ کر بڑھانی گئیں؟ سرکاری ریٹ کے مطابق دودھ کیوں فروخت نہیں کیا جا رہا؟ انتہائی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس اجلاس میں کمشنر کراچی کا کہنا تھا کہ سرکاری ریٹ 180 روپے فی لیٹر دودھ فروخت کیا جائے اور فوری طور پر بڑھی ہوئی دودھ کی قیمتوں کو واپس لایا جائے۔

مذکورہ اجلاس میں سب سے اہم ترین بات کمشنر کراچی کا وہ فیصلہ تھا، جس میں انہوں نے لہا کہ دودھ کی قیمتوں میں اضافے کا فصلہ واپس نہیں لایا

جی صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا کہ سندھ فوڈ اخواری ایکٹ 2016 کی خلاف ورزی کرنے والوں کو جرمانے اور قیدی کی سزا میں بھی دی جاسکتی ہیں۔

سندھ فوڈ اخواری کے ذائر کیٹر جزل کے مذکورہ حکم پر کتنا اور کس حد تک عمل ہوا؟

اس کا اندازہ ایک عام آدمی بھی کر سکتا ہے۔۔۔ مگر یہ سوال اپنی جگہ نہایت اہم ہے کہ اعلیٰ عہدوں پر فائز افراد آخر احکامات کیوں جاری کرتے ہیں؟ اگر

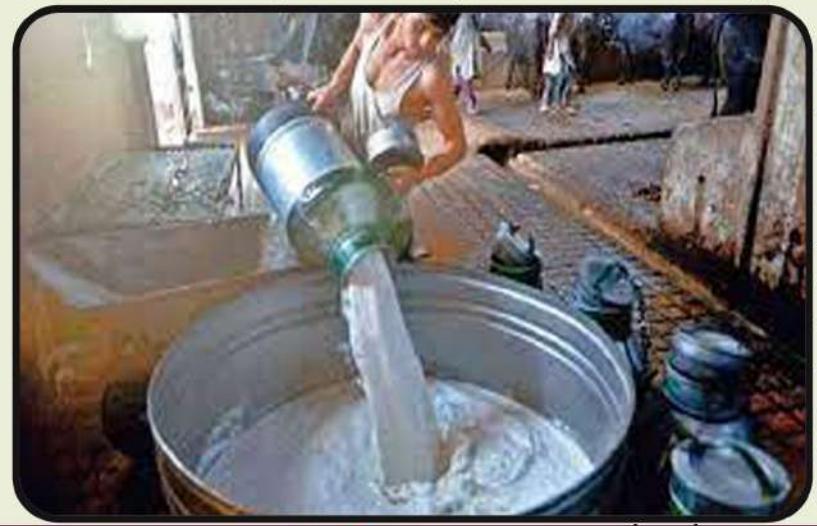
جاری کرتے ہیں تو پھر ان پر عمل درآمد کیوں نہیں کرواتے؟ ان کے احکامات پر کسی حد تک عمل درآمد ہو رہا ہے، اس کی خبر کیوں نہیں رکھتے؟ کیا سمجھا جائے کہ اس طرح کے احکامات کے پس پشت درآمد ان کا اپنا کوئی مفاد سے لائنس حاصل کریں، ساتھ ہی انہوں نے خبردار کیا تھا کہ اگر ان کے پاس لائنس نہیں ہے تو لوگوں کے لئے جاری ہوا، مگر جن سندھ فوڈ اخواری لائنس ترکھنے والوں کے خلاف

سندھ فوڈ اخواری کے ذائر کیٹر جزل عمران بھٹی نے یہ حکم جاری کیا تھا کہ ذیری فارمز کے مالکان، دودھ کے ہول سلزر اور ربیلر سندھ فوڈ اخواری رہمان المبارک سے گراس فروشوں کے خلاف ذمہ اٹھایا گیا تھا۔ گویا دودھوں تک سارے منافع خوروں کو کھلی چھوٹ دی گئی تھی کہ وجہ حس طرح اور جتنا چاہیں، الیان کراچی کو لوٹ کھوٹ لیں۔ ہو یہ رہا ہے کہ کمشنر کراچی احکامات صادر فرمادیتے ہیں کہ کمشنر ناجائز منافع خوروں کے خلاف کارروائی کریں، اس کے ساتھ ساتھ دوسرے حکم یادیا جاتا ہے کہ شہر پول کی شکلیات بھی سن اور ان کا ازالہ کریں۔ تیر حکم یہ دیا جاتا ہے کہ جہاں زائد قیمت کی شکایت ملے، وہیں دکاندار کی موجودگی میں اپنی گگرنی میں سرکاری نرخ پر اضافہ فروخت کرائیں، مگر سب ہی جانتے ہیں کہ کمشنر کراچی کے اس نوعیت کے اب تک کے سارے احکامات کو ہوا میں اڑایا جاتا رہا ہے، جس سے دودھ فروشوں کی ہٹ وھری، بلکہ غذۂ گردی کا اٹھارہ ہوتا ہے۔

اس میں کوئی تکشیب نہیں کہ ڈلن عزیز میں اعلیٰ عہدوں پر فائز افسران میں سے بہت سے ایسے بھی ہیں، جو اپنے عہدے اور اپنے شعبے سے مغلظ ہیں اور بہت کچھ کرنے کا نصروف جذبہ پر رکھتے ہیں، بلکہ کرتے تھے بھی ہیں، مگر ان کے اچھے کاموں کو بکاڑنے اور ان کے عوامی فلاں و بہبود کے احکامات پر عمل درآمد میں ان کے اپنے ہی ذمپارٹمنٹ کے لوگ رکاوٹ بنتے ہیں اور یوں متعلقہ افسر کے اچھے کاموں کے ثمرات سے عوام محروم ہی رہتے ہیں۔ جیسے گرگشتہ سال نومبر 2022 کی بات ہے، جب

دودھ کی بڑھتی قیمتوں پر لگ بھگ ایک عشرے بعد کمشنر آفس میں اجلاس ہوا، جس میں کمشنر کراچی نے اٹھارہ خیال کرتے ہوئے بڑی مصوصیت سے پوچھا کہ دودھ کی قیمتوں کی تکمیل کی گئیں؟ سرکاری ریٹ کے مطابق دودھ کیوں فروخت نہیں کیا جا رہا؟ انتہائی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس اجلاس میں کمشنر کراچی کا کہنا تھا کہ سرکاری ریٹ 180 روپے فی لیٹر دودھ فروخت کیا جائے اور فوری طور پر بڑھی ہوئی دودھ کی قیمتوں کو واپس لایا جائے۔

سندھ فوڈ اخواری ایکٹ 2016 کے مطابق نہیں کر رہے تو انہیں کوئی سزا کیوں نہیں دی جائی؟ سندھ فوڈ اخواری سے یہ سوال تو بتا ہے کہ کارروائی کرے گی۔ ذی بھی سندھ فوڈ اخواری کے مطابق دودھ کے کاروبار سے واپس افراد کو جب گرگشتہ سال دودھ کا کاروبار بغیر لائنس منوع قرار دے دیا گی تو کیا سب نے لائنس بنالیا یا۔ یہ بھی ہدایت کی تھی کہ وہ ہر قسم کی "ملاؤٹ" سے اگر سب نہیں بنالیا تو کتنے لوگوں کو جرمانے اور خلاف نہیں کریں، بہ صورت دیگران کے پاک "دودھ فروخت کریں، بہ صورت دیگران کے قیدی سزا دی گئی؟ اسی طرح ہر قسم کی ملاوٹ سے



کمشن کراچی کا کام مختلف اشیاء ۔ کے صرف نزخ مقرر کرنا ہے، ان نزخوں پر عمل درآمد کروانا ان کا سکھ کے دلکن نہیں لگتا، غیر قانونی بلڈنگس بناؤ کر اریوں روپے کھا جاتا ہے، لیکن مانتا نہیں۔ دودھ کو مختلف مذاہب میں نور مانا جاتا ہے، مگر ہمارا ستم نور کو بھی نہیں بخشنا، نور میں ملاوت سے 40 کروڑ روپے ستم کھاتا ہے۔

گزشتہ ماہ تک میں حکومت کی جانب سے پیٹرول کی قیمت میں دوبار کمی کے جانے کے باعث بھی طور پر 35 روپے فی لیتر گرنے سے شرپوسٹشن کی لაگت میں خاطر خواہ کی کے باوجود تازہ دودھ کی قیمت میں 20 روپے فی لیتر اضافے نے صارفین کو تیران، بریان، بلکہ مشتعل کر دیا ہے۔ رواں برس فروری میں بھی اسٹینک ہولڈرز نے کھلے دودھ کی فی لیٹر قیمت 20 روپے بڑھانے کی اور بے مشکل 4 ماہ گزرے تھے کہ ایک بار پھر کراچی میں دودھ کا نزخ 230 روپے لیٹر کر دیا گیا اور کمشن کراچی کے تمام تر دعویوں کے باوجود اس وقت شہر بھر میں دودھ 230 روپے لیٹر ہی فروخت کیا جا رہا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ 8 ماہ کے دوران دودھ کے نزخوں میں بچتی باری اضافہ کیا ہے۔ موجودہ کے نزخوں نے ڈبل سپری مکمل کرنے کے بعد ڈھائی سپری کی طرف تیزی سے پیش قدمی شروع کر دی ہے، مگر افسوس کہ اس مافیا کو روکنے اور لگام ڈالنے والا کوئی نہیں، جبکہ کمشن کراچی کے ساتھ ساتھ صوبے میں دو انتہائی طاقت و رتین شخصیات وزیر اعلیٰ اور گورنر سندھ بھی موجود ہیں، مگر شاید متذکرہ شخصیات کی ترجیحات کچھ اور ہیں۔

ایک رپورٹ کے مطابق کراچی میں دودھ کی کھپت 50 لاکھ لیٹر روزانہ ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کراچی والے روزانہ 50 لاکھ لیٹر دودھ، 230 روپے فی لیٹر کے حساب سے تقریباً ایک ارب 15 کروڑ روپے میں خریدتے ہیں۔ جبکہ اجنبی تجارت اگریزی بات یہ ہے کہ کراچی میں دودھ کا سرکاری نرخ اب بھی 180 روپے فی لیٹر ہے، جو کمشن کراچی نے 16 دسمبر 2022 کو مقرر کیا تھا اور بقول ان کے یہ نرخ آج بھی نافذ عمل ہے، کیوں کہ اس کے بعد سے کوئی یا تو نیکیش تاحوال جاری نہیں کیا گیا۔ کمشن کراچی کی طرف سے مقرر کردہ نرخ کے بجائے اپنے من پسند نرخ پر دودھ فروخت کرنے سے کوئی سرکاری انتہائی نیکیش نہیں کیا گی۔

سرکاری نرخ پر فروخت ہوتا 90 کروڑ روپے روزانہ کی فروخت ہوتی ہے۔ دودھ کا کراچی میں لیٹر قیمت 230 روپے کر دی گئی ہے، مگر کمشن کراچی میں زیادہ نہیں اور دودھ صارفین کو اضافی قیمت کا دھپکا ملنے کا سلسلہ جاری ہے بے خوف و خطر دودھ کی فی لیٹر قیمت 180 روپے کر دی گئی ہے۔ اگر دودھ سرکاری نرخ پر فروخت کیا جائے، سرکاری نرخ کے بجائے اپنے من پسند نرخ پر دودھ فروخت کرنے سے ایک جانب دودھ فروشوں کی ہٹ دھرمی، من مانی اور قانون کو جوتے کی نوک پر رکھنے کا اظہار ہوتا ہے تو دوسری جانب یہ بات سامنے آتی ہے کہ کمشن کراچی صرف نرخ مقرر کر سکتے ہیں، مگر ان پر application کروانا ان کے لئے کیا بات نہیں ہے۔ بالفاظ دیگر

کمشن کراچی کا کام مختلف اشیاء ۔ کے صرف نزخ مقرر کرنا ہے، ان نزخوں پر عمل درآمد کروانا ان کا سکھ کے دلکن نہیں لگتا، غیر قانونی بلڈنگس بناؤ کر اریوں روپے کھا جاتا ہے، لیکن مانتا نہیں۔ دودھ کو مختلف مذاہب میں نور مانا جاتا ہے، مگر ہمارا ستم نور کو بھی نہیں بخشنا، نور میں ملاوت سے 40 کروڑ روپے ستم کھاتا ہے۔

50 روپے اضافی وصول کر رہے ہیں، یوں روزانہ 50 لاکھ لیٹر دودھ کی کھپت کے حساب سے 25 کروڑ روپے کا الیان کراچی کی میجوں پر روزانہ ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے اور یہ سب کمشن کراچی، وزیر اعلیٰ، گورنر سندھ کی عین ناک کے نچھوڑ جا رہا ہے، مگر دودھ فروش مافیا کو لگام دینے والا کوئی نہیں۔

کراچی میں دودھ اور اس سے بننے والا دی، چائے، کریم، بین، کھویا، لی، دسی، گنگی وغیرہ بننے کھلے دودھ کی فی لیٹر قیمت 20 روپے بڑھانے اور شہر بھر میں دودھ 230 روپے لیٹر فروخت کیا جا رہا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ 8 ماہ کے دوران دودھ کے نزخوں میں بچتی باری اضافہ کیا گیا۔

اوکے مذکورہ دلکنی کے نزخوں میں ازخود اضافہ واپس لینے تک قیمتیں طے نہیں ہو سکتیں۔

کمشن کراچی کی مذکورہ دلکنی نے فوری اثر کھایا اور اسی دن ڈیری فارمز کے شاکر عمر گجر نے کہا کہ دودھ کی قیتوں میں 10 روپے اضافے کا اعلان واپس لے رہے ہیں، یوں دودھ دوبارہ 210 روپے لیٹر پر آگیا۔ تاہم اس وقت شہر یوں کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ یہ 10 روپے اس لئے واپس لئے گئے ہیں کہ اب دودھ پر 20 روپے لیٹر بڑھانے کی ڈیل ہو گئی ہے، یہ دعویٰ بالکل سچا ثابت ہوا اور ہے مشکل 20 روز بعد یہ کراچی میں دودھ کا نزخ 230 روپے لیٹر کر دیا گیا اور کمشن کراچی کے تقدیر متر دعویٰ کے باوجود اس وقت شہر بھر میں دودھ 230 روپے لیٹر فروخت کیا جا رہا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ 8 ماہ کے دوران دودھ کے نزخوں میں بچتی باری اضافہ کیا گیا ہے۔ موجودہ اضافے کے ساتھ ہی کراچی میں دودھ کے نزخوں نے ڈبل سپری مکمل کرنے کے بعد ڈھائی سپری کی طرف تیزی سے پیش قدمی شروع کر دی ہے، مگر افسوس کہ اس ساتھ روکنے اور کمشن کراچی کے ساتھ صوبے میں دو انتہائی طاقت و رتین شخصیات دیزی اعلیٰ اور گورنر سندھ بھی موجود ہیں، مگر شاید متذکرہ شخصیات کی ترجیحات کچھ اور ہیں۔

ایک رپورٹ کے مطابق کراچی میں دودھ کی کھپت 50 لاکھ لیٹر روزانہ ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کراچی والے روزانہ 50 لاکھ لیٹر دودھ، 230 روپے فی لیٹر کے حساب سے تقریباً ایک ارب 15 کروڑ روپے میں خریدتے ہیں۔ جبکہ اجنبی تجارت اگریزی بات یہ ہے کہ کراچی میں دودھ کا سرکاری نرخ اب بھی 180 روپے فی لیٹر ہے، جو کمشن کراچی نے 16 دسمبر 2022 کو مقرر کیا تھا اور بقول ان کے یہ نرخ آج بھی نافذ عمل ہے، کیوں کہ اس کے بعد سے کوئی یا تو نیکیش تاحوال جاری نہیں کیا گیا۔ کمشن کراچی کی طرف سے مقرر کردہ نرخ کے بجائے اپنے من پسند نرخ پر دودھ فروخت کرنے سے کوئی سرکاری انتہائی نیکیش نہیں کیا گی۔

سرکاری نرخ پر فروخت کیا جاتا ہے۔ سندھ سرکار اور کمشن کراچی 2022 کا نوئی فلیشن اب بھی نافذ عمل ہے، مگر اس کی جیشیت کاغذ کے معنوی تکلیف سے اسے ساری صورتحال میں کھپت تقریباً 50 لاکھ لیٹر پر یہ میں، جس میں زیادہ نہیں اور دودھ صارفین کو اضافی قیمت کا دھپکا منتک، ڈبے والا اور فلیوڈ ملک بھی شامل ہے۔

ریٹیلر زیسوی ایشن کی قیمت اپنی جگہ، مگر اس ساری صورتحال میں کمشن کراچی کے کروڑ ایک ایسی تکمیل کا تحفظ کرنے میں بھی ناجائز ہے۔ دوچند ہو جاتی ہے، لہذا سوال تو بتا ہے کہ کمشن کراچی اس بارہ ڈنڈاٹھا کر دیزی فارمز والوں کو کوئی سبق سکھائیں گے یا پھر اسکی مشن کے مطابق اس بارہ ہی نہیں اپنی منی کرنے دیں گے؟



انڈیا میں ہجوم کے ہاتھوں قتل

انڈیا میں ہجوم کے ہاتھوں ہلاک ہونے والے ظہیر کسی نے کہا کل ان کا تھوار ہے، ان کو آج ہی ختم کر دو۔



یہاں تک تو سب کو معلوم ہے کہ کسی خرابی کی وجہ سے جب ٹرک ڈرائیور ظہیر الدین کو باغرا گاؤں کے سامنے ہنومان مندر کے پاس ٹرک دوکن پر اتو وہاں سے گزرنے والے ایک لڑکے نے آکر دریافت کیا کہ ٹرک میں کیا لاد ہے؟

ڈرائیور اور علی نے جواب میں بتایا کہ ٹرک میں مردہ جانوری بہیاں ہیں۔ یہ سنتے ہی لڑکے نے بیچ کر دہاں لوگوں کو اکٹھا کر لیا اور مطالبہ کیا کہ انھیں ہڈیاں دکھائی جائیں۔

قیوم خان کے مطابق لوگوں نے ٹرک پر چڑھ کر بھی اچھی طرح دیکھا لیکن پھر بھی وہ مانے کو تیار نہیں تھے کہ گاڑی میں گائے کا گوشت لوڈنیں کیا گیا۔ لوگوں نے مزید پوچھ گئے کہ یہ ہڈیوں کے کارخانے کے ماکوک بولنا کا کہا۔ انھوں نے ایسا ہی کیا لیکن پھر بھی لوگ مانے کو تیار نہیں ہوئے اور ایک ہی بات پر اڑاے رہے کہ ہڈیوں کے ڈھیر کے نیچے گائے کا گوشت ہے۔ اس افسوس کا واقعہ کی تفصیلات بتاتے ہوئے انھوں نے کچھ عرصے پہلے کا دو یاد کیا جب ان کے مطابق ایسے واقعات نہیں ہوتے تھے۔

اس سڑک سے ہڈیاں کھلے عام لے جائی جاتی تھیں، کبھی بیل گاڑیوں پر اور کبھی خاکروں پر کے ذریعے۔ مگر اب تو مجھے کہیں بھی جانے سے ڈرگتا ہے کہ کوئی آکر مجھے مارڈا لے گا۔ کتنے ہی لوگ دور

قریبی تھانے کی پولیس نے ٹرک کو قبضے میں لے کر ختم کر دو۔ اس کے بعد پولیس آگئی، اپنے پتھر اور اندمازہ لگانے والی شام ظہیر الدین کے ساتھ کیا ہوا ہو گا۔

ڈرائیور گیٹ سیٹ کے ساتھ والی سیٹ پر اب بھی طرح بھاگ کر اپنی جان بچانے میں کامیاب ہو گئے۔

ہم نے دیکھا کہ وہاں سڑک پر ٹرک کے ششیں بھی افغانوں نے ہمیں اپنے میٹے کے بارے میں بتایا: 'مکلنہ میں ایک بار گاڑی کے ایکیڈٹ میں اس کے پاہوں میں نقش آ گیا تھا، تب سے وہ لگڑا کر چلتا تھا۔ اس واقعے میں سب بھاگے، وہ بھاگ نہ سکا'۔

انھوں نے غم سے بوجمل آواز میں بتایا: 'وہ مجھے ٹھوڑے سے پیسے دینا تھا تو میں اپنی کرکا علاقہ کرواتی تھی۔ اب میرے میٹے کے ساتھ میرے علاقہ کی امید بھی دم توڑ گی۔ اس کے بیچ تو ابھی اپنے بیویوں پر کھڑے بھی نہیں ہوئے۔ میں خاتون ہر یہ کہتی ہیں کہ یہ کاروبار ان کے لیے کوئی نیچیز نہیں ہے اور نہیں کہ علاقے کے لیے۔'

'پہلے جانوروں کی ہڈیاں بیل گاڑیوں اور ریل گاڑیوں پر لا د کر کاپندر اور دوسرا جگہ لے جائی جائی۔ میرے سر بھی یہ کام کیا کرتے تھے۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا، لیکن نہ جانے اس دن کیا ہوا کہ لوگوں نے میرے بے بس میٹے کو مارڈا۔'

'کسی نے آکر شیشہ توڑا تو کسی نے چھری دکھائی، کوئی آیا تو اس ناٹر کی ہوا تکال دی، کسی نے کہا کہ



55 سالہ ظہیر الدین کی ہجوم کے ہاتھوں ہلاکت کی تکمکھرے پڑے ہیں اور کچھ چیلپیں بھی دکھائی یہ دردناک تفصیلات قیوم خان نے تباہی میں 28 دے رہی ہیں۔

28 جون کی شام ہوا کیا تھا؟ قیوم خان 28 جون کو اسی چھوٹے ٹرک میں سوار تھے جس کو اندیا کی ریاست بہار کے ضلع چھپرا میں جالا پر تھانے تھے جس کو اندیا کی ریاست بہار میں پر تندہ ہجوم کی حدود میں پر تندہ ہجوم نے آگ لگا دی تھی تھے جس کو اندیا کی ریاست بہار میں پر تندہ ہجوم اور اس کے ڈرائیور ظہیر الدین کو سڑک پر بے تھاشہ پر بے تھاشہ تشدید کر کے ہلاک کر دیا تھا۔

پائیوں کی لمبیں کمپنی میں جاتے ہیں۔ ہم پاڈر بنا کر گجرات بھیجتے ہیں اور اس سے بہت سے لوگوں کو روزگار ملتا ہے۔

جب ہم نے فیکٹری اور مختلف جگہوں سے بڑیاں لانے کے بارے میں سوالات کیے تو انہوں نے اپنے جواب کے بجائے اتنا ہم سے سوال کیا کہ کیا ریاست میں کسی قسم کا کاروبار کرنا جرم ہے؟ ہم کوئی غیر قانونی کام نہیں کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مردہ جانوروں کی بڑیاں اٹھانے کا کام انگریزوں کے زمانے سے جاری ہے۔ اس کا ایک مکمل نیت ورک ہے۔ جب مردہ جانور گاؤں سے باہر مخصوص علاقے میں پھیکنے جاتے ہیں تو کمتر سمجھے جانے والی ذات کے لوگ انھیں مجع کرتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں، ہم ان بڑیوں کو اپنے نیت ورک کے ذریعے اٹھا کر لے جاتے ہیں، ان کا وزن کرتے ہیں اور بد لے میں ان کو پیسے دیتے ہیں۔ ہم صرف گاؤں اور معاشرے میں ہر طرف پھیلنے والی بدبو اور بیماری سے نمٹ رہے ہیں، پھر ایسا ظلم کیوں ہوا؟

ظلہم کی گرفتاری پر پولیس کیا کہہ دیتے؟ اس پورے واقعہ اور ملزم کی گرفتاری کے متعلق جانے کے لیے ہم نے چھپرا ضلع کے پولیس پر شنڈنٹ گورنمنٹ گارڈز رابطہ کیا۔

پولیس پر شنڈنٹ نے پریس نوٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، 28 جون کو محمد ظہور الدین جانوروں کی بڑیاں فیکٹری میں لے جا رہے تھے جب جلال پور تھانے کی حدود میں ان کی گاڑی خراب ہو گئی۔ بدبو کی وجہ سے دہانہ بھیڑ جمع ہو گئی اور بھیڑ نے اُنہیں مارا کر شدید زخمی کر دیا اور علاج کے دوران ان کی موت ہو گئی۔

اس معاملے میں اب تک سات ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ متوفی کے خلافین کے بیان پر 20 سے 25 نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ بھی درج کر لیا گیا ہے۔

تاہم اس پورے معاملے میں پولیس انتظامیہ کی جانب سے جاری تحقیق اور کارروائی اب تک نافی کھائی دے رہی ہے۔ اس واقعہ کی ایف آئی آر میں چھ لوگوں کے نام درج کیے گئے ہیں، لیکن اب تک ایک بھی نامزد شخص کو گرفتار نہیں کیا جا سکا ہے۔ پولیس حکام نے بھی بات چیت میں اعتراض کیا ہے کہ اس معاملے میں 29 جون کو درج کی جانے والی گرفتاریوں کے موافق پیش رفت نہیں ہوئی۔



دونوں میں لوگوں نے گائے کے گوشت کا ذکر کیا ہے اور بہر بھتھے چڑھ جانے والے شخص کو اتنا مارا کہ طبع کے ناگربالاک میں واقع فیکٹری پہنچ جہاں وہ تندہ سے بلاک ہو گیا۔ برسوں سے مردہ جانوروں کی بڑیوں کی پرویزیگ کا کام جاری ہے۔ یہ ان کا جائز کاروبار ہے، انہیں ضرور رکھتے جاتے رہے کہ آج کل کے لڑکے کسی کے دباو میں میں، پیٹ نہیں کس وقت کہاں سے آواز بلند ہوتی ہے اور سب کچھ بتاہ ہو جائے گا۔

ظلہم کی بیٹی کہتی ہیں کہ میرے والد کوئی غیر قانونی کام نہیں کرتے تھے، ہم انصاف چاہتے ہیں، ظلمہر کی بیٹی کہتی ہیں کہ میرے والد کوئی غیر قانونی کام نہیں کرتے تھے۔ اس بے بی کی وجہ سے ہم نے ان کا کام چھوڑنے کا کہا۔ لیکن انہوں نے یہ سوچ کر بطور ڈرایور نائنٹ ڈیوٹی کرنا شروع کر دی کہ اگر وہ تھوڑا اپیسہ کمالیں گے تو ہمارا گزارا کچھ آسانی سے چلے گا۔

وزیر اعظم ایپلا سمنٹ جریشن سیم کے تحت مدھی کے زمانے سے جاری ہے۔ اس بے بی کی وجہ سے ہم نے انھیں کی بارہ کام چھوڑنے کا کہا۔ لیکن انہوں نے یہ سوچ کر بطور ڈرایور نائنٹ ڈیوٹی کرنا شروع کر دی کہ اگر وہ تھوڑا بیسکالیں گے تو ہمارا گزارا کچھ آسانی سے چلے گا۔

چھپڑا ضلع کے مختلف علاقوں میں 6 ماہ کے اندر اس نویعت کا یہ دوسرا واقعہ ہے۔

اس سے قبل مشتعل بھوم نے گائے کے گوشت کی سگنگ کے شہر میں ایک شخص کو تشدید کر کے جان سے مار دالا تھا۔

پہلا واقعہ ضلع کے رسول پور تھانہ علاقے میں پیش آیا۔ جب کہ دوسرا واقعہ جمال پور کے باگڑا گاؤں کے بالکل سامنے پیش آیا۔

دونوں کیسز میں واقعات مختلف ہو سکتے ہیں تاہم



قرض لیا گیکن اس کی شرائط میں طے کیے گئے ہوں پورے نہ کر سکتے انھیں سہارے کے لیے شینڈ بائی ارجمند کے تحت مزید قرض دیا جاتا ہے۔

اس کے بعد اس ایف ایف وسط مدی پروگرام ہے جس کا مقصد صرف ادائیگیوں میں توازن نہیں بلکہ اس کی خاص توجہ ملک کی معاشی ڈھانچے میں اصلاحات پر بھی ہوتی ہے۔

یہ منصوبہ تین سال کا ہوتا ہے لیکن اسے ایک برس تک کی توقع مل سکتی ہے جبکہ قدم کی واپسی چار سے دس سال کے عرصے میں کی جاتی ہے۔

آئی ایف کے مطابق ملک کی معیشت کی خراب صورتحال کو منظر رکھتے ہوئے اسے ٹھیک راہ پر لانے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لیے اصلاحات ضروری ہیں جس کے لیے وقت درکار ہوتا ہے اسی وجہ سے ایف ایف کا دورانیہ زیادہ ہے۔

ماہرین کے مطابق ایس بی اے کی مدت بھی کم ہوتی ہے، اس میں شرائط بھی کم ہوتی ہیں اور یہ اس وقت دیا جاتا ہے جب آپ پہلے سے اصلاحاتی پروگرام پر چل رہے ہوتے ہیں لیکن اس کو مکمل کرنے کے لیے آپ کو بھی مزید دچا کیے جائیں۔

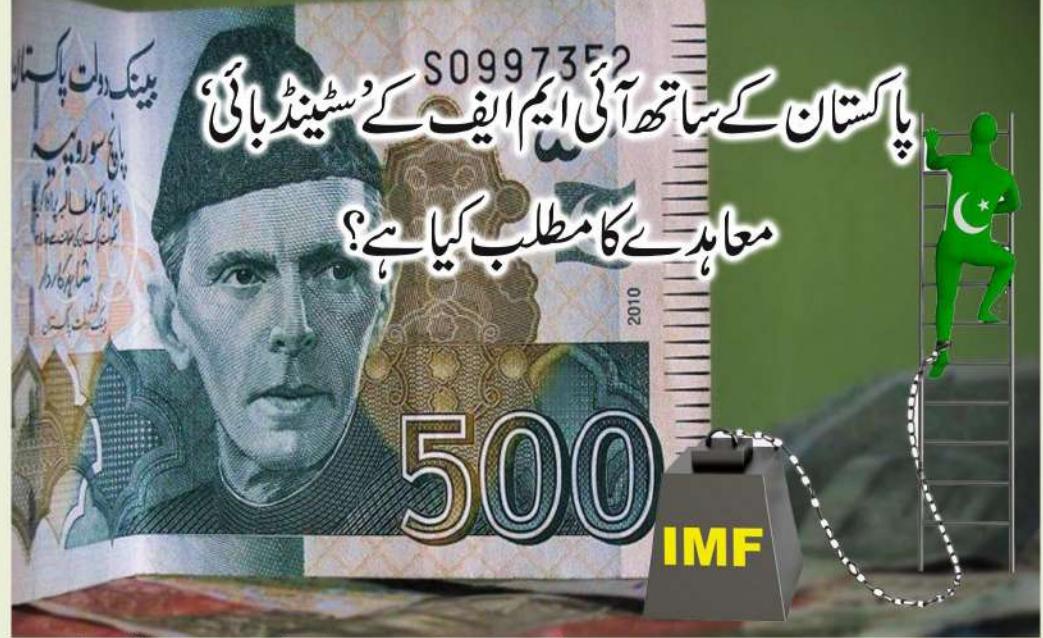
پروگرام کی بحالی کے بعد بھی عوام پر بوجھ پڑے گا، پاکستان اور آئی ایم ایف پروگرام کے امور کی روپورنگ کرنے والے صحافی شہباز راتا نے کہا ہے کہ عوام پر پروگرام کی بحالی کے بعد بھی بوجھ پڑے گا۔

صحافی شہباز راتا نے کہا کہ پاکستان اور آئی ایف مذاکرات میں بھالی کی قیمت میں اضافہ شامل ہے تو اسی طرح پڑو لیم مصنوعات پر لیوی زیادہ وصول کرتا ہے۔

واضح رہے کہ پروگرام کی شرائط کے تحت پاکستان سہلے ہی بھالی و میکس نرخ بڑھاچکا ہے جب کہ اضافی قیمتیں آنکھا کرنے کے لیے تنوادہ دار طبقہ پر مزید نکیں اور پڑو لیم مصنوعات پر لیوی کی مدیں زیادہ نکیں وصول کر رہا ہے۔

انھوں نے مزید کہا کہ اس کے ساتھ شرح سود میں مزید اضافہ بھی ہو گا اور اس کا مجموعی اثر عوام پر مزید مہنگائی کی بوجھ میں پڑے گا جو اس وقت مہنگائی کی بلند شرح میں پس رہے ہیں۔

واضح رہے کہ پاکستان میں میں کے مینے کے اختتم پر 38 فیصد کی بلند شرح مہنگائی تھی جو پاکستان کی تاریخ میں کسی ایک مینے میں مہنگائی کی بلند شرح ہے۔



تعریفیک

کہ عام آدمی پر بوجھ کم کیا جاسکے۔ آئی ایف نے بنے نظیر انکم پروگرام کی بھی خصوصی کے ذریعے کسی ملک کی بیرونی فناںگ کی ضروریات پوری کی جائیں۔ ایسے میں کم آمدی والے ممالک کی اسی صورت میں مدد کی جاتی ہے اگر وہ ان مشکلات کو دور کریں جن کی بدولت انھیں فنڈنگ کی ضرورت پیش آئی تھی۔

اس قسم کی فناںگ کی مدت 12 سے 24 ماہ تک کے اثرات اور سلاب سے ہونے والے تھنھات نمایاں ہیں۔



فناںگ کی رقم ساڑھے تین سے پانچ سال میں لوٹائی جاتی ہے۔

پاکستان مختلف دیگر فورمز سے بھی قرضے حاصل کر سکے گا جس سے معاشی استحکام کی طرف بڑھنے میں مدد سکے گی۔

شینڈ بائی معاملے سے کیا مراد ہے؟

پاکستان کے معاشی حالات کے تناظر میں آئی ایف اس کی شرح سود عالمی مارکیٹ کے مطابق ہوتا ہے۔ عوام یا ان ملکوں کو

دیا جاتا ہے جس کی مدت میں ادائیگیوں میں توازن لانے کے لیے قرضے کی ضرورت ہوتی ہے۔

لیکن آئی ایف ایف کے مطابق یہ ہمیشہ دوسرے بھی قرضوں کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔

وہ ممالک جنہوں نے آئی ایف سے اصلاحات

پاکستان اور مین الاقوامی مالیاتی ادارے (آئی ایف) کے درمیان تینی ارب ڈالر کا سانپ لیوں کا شینڈ بائی معاملہ ملے پا گیا ہے تاہم آئی ایف کے ایگزیکٹو بورڈ سے ابھی اس معاملے کی منظوری ہوئی ہے۔

آئی ایف کی جانب سے جاری کردہ پرلس ریلیز کے مطابق ایگزیکٹو بورڈ کی طرف سے اس معاملے کی منظوری جو لاہی کے وسط میں دیے جائے کا مکان ہے۔

آئی ایف کے مطابق شینڈ بائی معاملہ پاکستان کو حاصلیہ بیرونی شکار معیشت کو استحکام کی طرف لے جانے میں مدد ہے گا۔

واضح رہے کہ پاکستان کی جانب سے آئی ایف پروگرام کی بحالی کے لیے گذشتہ چند دنوں میں چند اقدامات اٹھائے گئے۔ جبکہ میں اضافی تجسس مجھ کرنے کے فعلوں کے علاوہ وزیر اعظم شہباز شریف کی جانب سے آئی ایف کے علی حکام سے رابطہ بھی کیے گئے تھے۔

پاکستان معاملے کے لیے پہلی اقدامات اٹھا کچا:

آئی ایف کی ایف کی جانب سے جاری پرلس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اس معاملے کے لیے پیشگی شرائط پر عملدرآمد کر چکا ہے۔ میں نے اس حوالے سے تیکس نیٹ ورک کو بڑھانے اور بجٹ کی منظوری کی مشاہیں بھی دیں۔

آئی ایف ایف نے پاکستان سے افراط زر کو قابو میں رکھنے کے لیے اقدامات اٹھانے پر بھی زور دیا ہے تا

کے مطابق تین کم عمر لڑکے مقتول سید امین الدین علوی کی رہائش گاہ نارنجنا ظم آباد کے قریب موجود ایک غریب بستی کھنڈ و گوٹھے قلع رکھتے تھے۔

لڑکوں کے بیان کے مطابق مقتول انھیں عید کی خریداری کے لیے ساتھ لے کر جاری ہے تھے۔

”وہ کافی دیر تر پتے رہے، ایک رکشہ ڈرائیور نے انھیں ہپٹال پہنچایا،

ملک شوکت اعوان کے مطابق پولیس کو تینوں لڑکوں نے بتایا کہ وقوع سے پہلے امین الدین ہمیں انپی گاڑی میں ہمارے علاقے سے ساتھ لے کر گئے تھے۔ ہم سب سے پہلے بینک گئے اور اس کے بعد ہمیں عید کے لیے خریداری کروائی تھی۔“

لڑکوں نے یہ بھی بتایا کہ مقتول انھیں ساتھ لے کر ریفری شہنشہ بھی کرتے رہے اور ان کے ساتھ گپ شپ بھی لگاتے رہے۔ ایسے میں میرک بورڈ کی عمارت کے قریب دو موڑ سائیکل سواروں نے گاڑی کو روکا اور ایک موڑ سائیکل سوارنے پتوں

نکال کر ان سے کوئی بات کی۔

ملک شوکت اعوان کے مطابق اس موقع پر دوسرا موڑ سائیکل سوار موقع سے دور کھڑا رہا۔ موڑ سائیکل سوار کے بات کرنے پر جب مقتول نے ہاتھ پیچھے کیا تو موڑ سائیکل سوار نے فائزگ کر دی جس سے ان کی ناگہ پر گولی لگی تھی۔

کراچی میں کرام رپورٹنگ کرنے والے نزیر شاہ نے اس حوالے سے بات کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ انھیں کافی دیر تک طی امداد نہیں ملی تھی۔ اس موقع پر ان کے پاس وہ تینوں کم عمر لڑکے ہی موجود تھے جو کہ اس صورتحال میں کچھ بھی کرنے سے قادر تھے۔

”وہ کافی دیر تک ترچھے رہے تھے، جس کے بعد ایک رکشہ ڈرائیور وہاں سے گزارا اور اس نے ان کو ہپٹال پہنچایا،

نزیر شاہ کا کہنا تھا کہ مقتول کو جب ہپٹال پہنچایا گیا تو کافی وقت گزر چکا تھا اور کافی خون بہر پکا تھا۔

”پچھوچوں کی تعلیم کا خرچ اٹھاتے تھے سید صیر الدین علوی بتاتے ہیں کہ امین الدین علوی کی عمر تقریباً 65 سال تھی اور وہ کینیڈا میں رہتا تھا زندگی نزار رہتے تھے۔

انھوں نے سوگاروں میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ وہ کئی سال تک سعودی ایسٹر لائن میں ایئر کرافٹ نیشنل کی حیثیت سے کام کرتے رہے تھے۔

سید صیر الدین علوی کے لیے کہہ کر کہ مدت کا



کینیڈا پلٹ پاکستانی کا کراچی میں قتل

”مرتے وقت بھی تین غریب بچوں کو عید کی خریداری کروانے لے جا رہے تھے“

غريب بچوں کو نارنجنا ظم آباد پس گھر سے لے کر کینیڈا شہری سید امین الدین علوی کے ہبتوں سید صیر الدین علوی اسی مطابق آباد کے علاقے پاپوش نگر میں یاد کرتے ہیں۔

بچوں کے مطابق ایک موڑ سائیکل پر دو ملک مزمان سید صیر الدین علوی کے مطابق امین الدین علوی آئے ایک موڑ سائیکل سے اتر کا گاڑی کے ساتھ چند دن قبل کینیڈا سے عید کرنے پاکستان آئے تھے۔

ان کے دونوں بیٹے والد کی وفات کی خبر ملنے کے بعد کینیڈا سے کراچی کے لیے روانہ ہو چکے ہیں اور متوجہ طور پر آج کراچی پہنچ جائیں گے جس کے بعد ان کی تدفین کی جائے گی۔

بچوں نے بتایا کہ انکل کی منتوں تک سڑک پر پڑے سید امین الدین علوی کے قتل کا مقدمہ تھا نہ پاپوش گلکر کراچی میں درج کیا گیا ہے۔ درج مقدمہ مقتول کی بھائی کو نہیں کی، پھر ایک رکشہ ڈرائیور نے مدد کی تو ہم اپٹال پہنچ، لیکن دوران علاج انکل کا انتقال ہو گیا، بچوں کے مطابق پولیس والے بھی درج سے پہنچ جب سب کچھ ہو گیا تھا۔

دوسری جانب پولیس کا کہنا ہے کہ واقعہ کی تحقیقات جاری ہیں، جلد مزمان کو قانون کے کثیرے میں لا کیں گے۔

”پہنچ کا پس منظر کراچی کے علاقے پاپوش نگر آباد بورڈ آفس پر فائزگ سے پاکستانی نژاد کینیڈا شہری کے لئے 55 سالہ امین علوی کینیڈا شہری تھے اور اپنی بیوی میرک بورڈ آفس کے قریب ڈینیتی مراجحت پر ناگہ پر گولی کیا گیا تھا۔“

بچوں کے رہا کینیڈا میں رہتے تھے اور ہر سال دو تین مرتبہ کراچی آتے تھے، اس بار بھی وہ 5 دن گی تھا، مقتول کی منت تک سڑک پر رہتا رہا لیکن کوئی مدد نہ آیا۔

”وہ بہت خدا تھا اور انہی انسان تھے۔ ہر ایک کی مدد کرتے تھے۔ گولی کا ناشانہ بننے وقت بھی ان کے ہمراہ تین غریب بچے تھے جن کو وہ عید کی خریداری مخصوص بچوں نے آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہوئے بتایا کہ 55 سالہ امین علوی دوپہر کو 4

سید صیف الدین علوی نے مزید کہا کہ، ”ہمیں پکھنہ کچھ اندازہ ضرور تھا کہ غریب بستی میں اگئی کیا سرگرمیاں ہیں مگر انہوں نے آج تک کمی اپنی زبان سے اسے بارے میں ایک لفظ نہیں کہا۔“

کہ وہ جلوق خدا کی مدد کس طرح کرتے ہیں۔ محنت کشوں اور غریب افراد پر مشتمل اس بستی کے رہائیوں میں محمد جمال بھی شامل ہیں جو امین الدین علوی کوئی سال سے جانتے تھے۔

محمد جمال نے بتایا کہ امین الدین ایک خدا ترنس انسان تھے جو بستی کے کئی لوگوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ، وہ ہماری بستی کے کم از کم 6 لاکوں کی تعلیم کا مکمل خرچ اٹھاتے تھے۔ وہ کم عمر پچھے جو پہلے محنت مزدوری کرتے تھے اب تعلیم حاصل کرتے اور قریب کے اسکولوں میں جاتے ہیں۔

محمد جمال کے مطابق امین الدین جب بھی پاکستان آتے تو زیادہ ت وقت انہی کی بستی میں گزارتے اور جن بچوں کی تعلیم کا خرچ اٹھا رہے تھے، ان سے بات چیت کرتے رہتے۔ انہیں ساتھ لے جا کر کریمیتی بنانے کے لیے اسکو جاتے کہ وہ اچھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان کا مستقبل بہتری کی طرف گامز ہے۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ کچھ بچوں کو اپنے ساتھ بازار لے کر جانا بھی امین الدین کے معمولات میں شامل تھا، وہ ان بچوں کو خریداری کرواتے تھے۔ اور عموماً یہ موقع عید ہی کا ہوتا تھا۔

غرباء کی مدد کیلئے امین الدین نے کچھ لوگوں کو چھوٹا مونا کاروبار بھی شروع کر دیا تھا لیکن سرمایہ فراہم کرنے سے قبل ان کی شرط ہوتی تھی کہ کاروبار کرنے والے اپنے بچوں کو تکمیل لازمی دواں میں گے۔

محمد جمال نے مزید بتایا کہ ہر بار پاکستان آمد پر امین الدین اس بات پر ضرور توجہ مرکوز رکھتے کہ والدین اپنے بچوں کی کیسی تربیت کر رہے ہیں۔

اعداد و شمار کے مطابق 12 ہزار شہریوں کے موبائل فون چھینے گئے ہیں اور چند ہزار سے زیادہ شہری موڑ سائیکلوں سے محروم ہوئے ہیں۔ اس دوران ایک ہزار نیزیر شہری شہریتی کے ایک رپورٹر نے اسے زیادہ گاڑیاں بھی چھینے گئیں۔

کرامم رپورٹر نے اسے زیادہ گاڑیاں بھی چھینے گئیں کہ اسے اپنے بچوں کے دوڑاں ڈیکھتے کے افسوسناک یہ کہ ان پانچ ماہ کے دوران ڈیکھتے کے دوران مزاحمت پر 63 شہری اپنی زندگی سے باہم دھو بیٹھے ہیں اور ایسے ہی واقعات میں ایک ہزار سے زائد شہری رُثی ہوئے ہیں۔

سید صیف الدین علوی نے ساتھ کھایا پیا بھی، اس دوران میڑک بورڈ آفس کی عمارت کے قریب دو موڑ سائیکل سواروں نے گاڑی کو روک لیا اور ان میں سے ایک نے مقتول نکال کر کوئی بات کی۔

مک شوکت اعوان نے بتایا کہ دوسرے موڑ سائیکل سوار اس دوران دو رکھڑا رہا، بات کرنے کے دوران مقتول نے ہاتھ پیچھے کیا تو موڑ سائیکل سوار نے فائر کھول دیا اور امین الدین کی ناگ پر گولی لگی۔

لڑکوں نے یہ بھی بتایا کہ گولی لگنے کے بعد کافی دری تک کسی نے امین الدین کی مد نہیں کی اور وہ کافی دیر تک ترقی پڑ رہے، اس دوران وہاں سے گزرنے والے ایک رکٹھا یورائیٹ اسپتال لے کر گیا۔ تاہم اسپتال پہنچنے تک امین الدین کا کافی خون بہ کرتے۔

امین علوی غریب بچوں کو عید کی شاپنگ کیلئے کے پہنچتا تھا اسی لیے وہ جمل بے۔

مک شوکت اعوان کا کہنا تھا کہ ”پولیس نے مقتول کے بارے میں جو بھی معلومات حاصل کی ہیں ان سے پاچلا ہے کہ وہ انتہائی خدا ترنس انسان تھے اور کئی لوگوں کی مدد کر رہے تھے۔“

مک شوکت اعوان نے بتایا کہ دوسرے موڑ سائیکل سوار اس دوران دو رکھڑا رہا، بات کرنے کے دوران مقتول نے ہاتھ پیچھے کیا تو موڑ سائیکل سوار نے فائر کھول دیا اور امین الدین کی ناگ پر گولی لگی۔

لڑکوں نے یہ بھی بتایا کہ گولی لگنے کے بعد کافی دری تک کسی نے امین الدین کی مد نہیں کی اور وہ کافی دیر تک ترقی پڑ رہے، اس دوران وہاں سے گزرنے والے ایک رکٹھا یورائیٹ اسپتال لے کر گیا۔ تاہم اسپتال پہنچنے تک امین الدین کا کافی خون بہ کرتے۔

امین علوی غریب بچوں کو عید کی شاپنگ کیلئے کے پہنچتا تھا اسی لیے وہ جمل بے۔

کر گئے تھے لیکن ڈیکٹوں کی فائزگن کا شاندار بن گئے۔ واقعہ سے قبل وہ دوپہر کو قریبی غریب بستی مکنڈو گوٹھ کے رہائشی 3 غریب بچوں کو نارنج ناظم

ان کا شیوه تھا اور وہ کئی سال سے ان کا معمول تھا کہ وہ سال میں دو، تین مرتبہ کراچی ضرور آتے تھے۔

مکنڈو گوٹھ کی بستی میں زیادہ تر غریب، مزدور پیش افراد رہتے ہیں۔ اس بستی کے رہائشی محمد جمال، سید امین الدین علوی کوئی سال سے اچھی طرح جانتے ہیں۔

ان کا کہنا تھا کہ ”یہ میرے علم میں ہے کہ وہ ہماری بستی کے کم از کم چھ کم عمر لوگوں کی تعلیم کا سارا خچہ اٹھاتے تھے۔ وہ کم عمر پچھے پہلے محنت مزدوری کرتے تھے لیکن اب وہ تعلیم حاصل کرتے ہیں اور قریب کے سکولوں میں جاتے ہیں۔“

محمد جمال کا کہنا تھا کہ اس کے علاوہ وہ جب بھی پاکستان آتے تھے زیادہ تر وقت ہماری بستی میں گزارتے تھے۔ جن بچوں کو تعلیم دلوار ہے تھے ان کے ساتھ بات چیت کرتے تھے۔

ان کو ساتھ لے کر ان کے سکول میں جاتے اور اس بات کو تیقینی بناتے کہ وہ اچھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان کا مستقبل بہتری کی طرف گامز ہے۔

محمد جمال کا کہنا تھا کہ وہ جب بھی آتے تو ان کا یہ معمول ہوتا تھا کہ وہ کچھ بچوں کو اپنے ساتھ لے کر بازار جاتے تھے۔ ان کو خریداری کرواتے تھے۔ عموماً یہ موقع عید ہی کا ہوتا تھا۔ اس دوران وہ بچوں کو عیدی کی خریداری کرواتے تھے۔

ان کا کہنا تھا کہ ان کا مدد کا ایک اور طریقہ یہ تھا کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو چھوٹا موٹا کاروبار بھی شروع کر دیا تھا۔ اس میں بھی دلچسپ بات یہ ہوتی تھی کہ جن لوگوں کو وہ کاروبار شروع کرواتے ان کے حوالے سے ان کی شرط یہ ہوتی تھی کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دیں۔

محمد جمال کا کہنا تھا کہ وہ جب بھی آتے اس بات پر ضرور رکھتے تھے کہ وہ اپنے بچوں کی کس طرح تربیت کرتے ہیں۔

سید صیف الدین علوی کا کہنا تھا کہ ”ہمیں معلوم ہے کہ ضرورت پڑنے پر انہوں نے خاندان کے کئی لوگوں کی بھی مدد کر رکھوں نے کبھی بھی نہیں جلتا کہ وہ کام کرتے ہیں۔“

ان کا کہنا تھا کہ ”ہمیں کچھ نہیں کچھ اندازہ تو ضرور تھا کہ قریب کی غریب بستی میں ان کی کیا سرگرمیاں ہو سکتی ہیں مگر انہوں نے آج تک کبھی بھی اپنے زبان سے اس بارے میں ایک لفظ نہیں بولا اور بھی بھی نہیں بتایا کہ وہ کس طرح جلوق خدا کی مدد کرتے ہیں۔“



مقتول کے بہنوئی سید صیف الدین علوی نے بتایا کہ ان کی عمر تقریباً 65 سال تھی اور وہ سعودی ایسرا لائن میں بطور اڑکرافٹ انجینئر کام کرنے کے بعد یونیورسٹی میں ریزائرڈ زندگی گزار رہے تھے۔ انہوں نے لواحقین میں وہی میں اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

بہنوئی نے سید امین الدین علوی کے حوالے سے مزید بتایا کہ وہ ہر کسی کی مدد کرتے تھے اور سال میں 2 سے 3 بار کراچی آنا کا معمول تھا، عموماً عید وغیرہ کے موقع پر وہ اکثر وہی غریب بستی مکنڈو گوٹھ کے زور پر بھائی کو نوٹنے کی کوشش کی، مراجحت کرتے پر ملزمان نے فائزگن کر دی، ان کی ناگ پر گولی لگتی تھی، عباس ٹھیڈر اسپتال منتقل کیا گیا جہاں وہ نہیں کی تباہ نکل چکا۔

ایس ایک اوقاتہ پاپش گنگر مک شوکت اعوان کے آن کہنا تھا کہ ”ہم جانتے ہیں ضرورت پڑنے پر انہوں نے اپنے بیان میں بتایا کہ مک شوکت اعوان کے اسی ایک اوقاتہ پاپش گنگر مک شوکت اعوان کے نسبت میں بھی اپنی گاڑی میں ساتھ لے کر گئے تھے، نہیں جلتا یا کہ وہ ایسا کرتے ہیں۔“

سب سے پہلے ہمیں گئے جس کے بعد ہمیں عید



سویڈن میں قرآن کی بے حرمتی کا افسوسناک واقعہ

سویڈن میں قرآن نذر آتش کیے جانے پر مسلم ممالک کی مذمت، بغداد میں مظاہرین سفارتخانے میں داخل

سویڈن میں قرآن پاک کی بے حرمتی کو جرم قرار دینے پر غور

عالمی سطح پر مسلمانوں کی ناراضگی اور احتجاج کے بعد سویڈش وزیر کا اعلان، مذموم حركت نے سویڈن کی سلامتی کو خطرے میں ڈال دیا ہے

سویڈن میں قرآن نذر آتش کیے جانے پر مسلم کے لیے سفارت خانے کی عمارت میں داخل ہوا، تاہم مقامی سکیورٹی فورسز کی تعیناتی پر مشتمل جو جمیں داخل سفارت خانے کے قریب قرآن کو نذر آتش کیا تھا۔

جبکہ سویڈش حکام کی جانب سے اس نوعیت کے احتجاج کی اجازت دیے چاہئے پر ترکی نے سویڈن کی فوجی اتحاد نیٹ میں شمولیت کی دوبارہ خلافت کی ہے۔ نیئے رکنیت کے حصول کے لیے سویڈن کو ترکی کی حمایت درکار ہے۔

روات سال جنوری کے دوران بھی سویڈن میں قرآن نذر آتش کیے جانے پر مسلم ممالک نے شدید رغل دیا تھا۔

اس تحریر میں ایسا مفاد ہے جو Twitter کی جانب سے اجازت چاہتے ہیں کیونکہ یہ ممکن ہے ہم آپ سے باقاعدہ اجازت لتھی۔

کہ وہ کوئی مخصوص کو یہاں لے جائے تو جیز کا استعمال کر رہے ہوں۔ آپ اسے تسلیم کرنے سے پہلے Twitter کلکی پالیسی اور پارائیسی پالیسی پڑھنا چاہیں گے۔ اس معاودہ کو دیکھنے کے لیے تسلیم کریں، جاری رکھیں پر ٹکل کریں۔

شاک ہوم میں عید کے روز اسلام خلاف مظاہرہ خبر رسان ادارے روپرٹز کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس واقعے کے تقریباً 200 شخص شاہد بن کے مطابق مسجد کے باہم احترام کو محروم کر دیا گیا اسی کی نسبت میں فوٹوگرافر نے بتایا کہ جو جمکھ دیے ایسے پی کے ایک فوٹوگرافر نے بتایا کہ جو جمکھ دیے

سویڈن کے دارالحکومت شاک ہوم میں ایک شہری عید کے موقع پر جامع مسجد کے باہر پولیس سے اتنا تھا کہ دیکھ اور بہا پر موجود کچھ لوگوں نے اللہ کریم کے نام پر عصی کی خلافت کی جبکہ پولیس نے اس عصی کی خلافت کے نتیجے جو موجودہ قوانین کے تحت درخواست کو مسترد کرنے کے قابل کا جواز پیش کر دیا ہے۔

اس سے قبل سویڈش پولیس نے تحریری فیصلے میں کہا تھا کہ (مقدس کتاب) جلانے سے منسلک خلافتی کی جانب سے قرآن کے نتیجے کو نذر آتش کرنے کے واقعے کی پاکستان اور ترکی سیاست متعدد مسلم ممالک نے شدید مذمت کی ہے۔

قرآن کو نذر آتش کرنے پر تقدیم کی تھی لیکن آزادی انتہا کے حق کا بھی ڈٹ کر دفاع کیا ہے۔

قرآن کو نذر آتش کرنے میں ایک عراقی نژاد شخص کی جانب سے قرآن کے نتیجے کو نذر آتش کیا گیا۔

سعودی عرب نے سویڈن میں ایک انتہا پسند کے ہاتھوں قرآن کریم کے نتیجے کو نذر آتش کیے جانے کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔

مسجد کے ڈائریکٹر امام محمود ظفی نے بدھ کو پولیس کی جانب سے عید کے دن دی جانے والی اجازت پر افسوس کا اظہار کیا۔

علی کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا: "مسجد نے پولیس کو مشورہ دیا تھا کہ کم از کم اس احتجاج کو کسی اور جگہ منتقل کر دیا جائے اور اس کی گنجائش قانون میں موجود تھی۔ اور رواڑا ری، اعتماد پسندی اور انتہا پسندی کو مسترد کرنے کی اقدار کو پھیلانے کی میں الاقوامی کوششوں سے براہ راست مقام دیا گیا۔

علی کے مطابق ہر سال اس مسجد میں عید کی نماز کے لیے 10 ہزار کے قریب نمازی آتے ہیں۔

ترکی نے روات سال جنوری کے آخر میں سویڈن کے ساتھ اس کی نیشن میں شمولیت پر جاری مذکرات

ایک مقدس تہوار منار ہے تھے۔ ترک وزیر خارجہ با کان فیدان نے ایک ٹویٹ میں قران کی بے حرمتی کے اس فعل کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ آزادی اظہار کے نام پر اسلام مخالف مظاہروں کی اجازت دینا ناقابل قول ہے۔ سعودی عرب نے بھی اس واقعہ کی مذمت کی ہے اور اپنے بیان میں کہا ہے کہ ایسے اقدام غفرت اور اس پر سوتی کو بڑھا دینے کا سبب بنتے ہیں۔

دوسری جانب امر کی مکمل خالیہ کے نائب ترجمان نے اپنی برلنگٹ میں صحافیوں کو بتایا کہ مقدس اوراق کو جلانا بے ادبی اور تکلیف دہ ہے جو قانونی طور پر تو جائز ہو سکتا ہے تاہم اخلاقی طور پر نامناسب ہے۔

تاہم انہوں نے ترکی اور مونگری پر زور دیا کہ وہ سویڈن کے نیوی میں شمولیت کی درخواست کی تو شیش کریں۔ دہمیں یقین ہے کہ سویڈن نے سفری

حملہ کا خطرہ بڑھنا اور اس سے خالیہ پالی کی بھی متاثر ہو سکتی ہے۔

حکام کی جانب سے کچھ شرائط پر اس اجتماع کی اجازت دی گئی تھی جس میں 12 جون سے مظاہروں کے دوران آگ لگانے پر پابندی بھی شامل تھی جس کا اطلاق تاکم میانی لاگو تھا۔

پاکستان، ترکی سمیت مسلم ممالک کی

مذمت سویڈن میں مسجد کے باہر قرآن نذر آتش کیے جانے کے واقعہ کی پاکستان، سعودی عرب، ترکی، ایران، عراق اور مصر سمیت

کئی مسلم ممالک نے شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔

پاکستانی دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ آزادی اظہار اور احتجاج کے بہانے تشدد پر اکسانے کے عمل کو کسی



اوراق کی بے حرمتی کرنے کے بعد انہیں نذر آتش فیصلوں کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ وہ آزادی اظہار کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

جبکہ اس دوران دوسری شخص میگا فون پر مظاہرہ کرنے والے کی بات کا ترجمہ دہراتا رہا۔

دہم موجود بعض افراد نے اوراق جلانے پر احتجاج کرنے کے لیے 'گاڑ از گریڈ' (خدا عظیم) مایوس ہوئی ہے۔

امام خلقی نے ایک بیان میں کہا کہ 'مسجد انتظامی' نے پولیس سے درخواست کی کہ وہ ایک ازم مظاہرے کو

کسی دوسری جگہ کی طرف منتقل کر دیں جو قانون کے مطابق ممکن ہے۔ تاہم انہوں نے ایسا نہ کہا کہ انتخاب کیا۔

غلقی کے مطابق ہر سال دس ہزار کے قریب لوگ شاک ہوم کی مسجد میں عید کی تقریبات کے لیے آتے ہیں۔

سلوان مومیکا نے سی این این کو مزید بتایا کہ وہ یہ مظاہرہ عدالت میں تمیں ماہ کی قانونی لڑائی کے بعد کہا گیا ہے کہ 'قرآن نذر آتش' کرنے سے ممکن کر رہے ہیں اور ان کا مطالبہ ہے کہ قرآن پر پابندی لگائی جائی چاہیے۔ واضح رہے کہ سویڈن کی پولیس نے مسلم مخالف مظاہروں کے فیصلے کی بنیاد بن سکیں۔

درخواستیں خارج کر دی تھیں۔

تاہم ایک مقامی عدالت نے پولیس کے ان



یادداشت کے تحت اپنے وعدوں کو پورا کیا ہے۔ سویڈن نے گذشتہ سال پورے بین الاقوامی کے ملے کے ناظر میں نیوی کی رکنیت کی درخواست دی تھی تاہم نیوی ممالک کے اتحاد میں شامل ترکی نے اس عمل پر اعتراض عائد کیا تھا اور سویڈن پر الزام لگایا تھا کہ وہ ان لوگوں کو پناہ دے رہا ہے جنہیں ترکی دہشت گرد سمجھتا ہے اور ان کی حوالگی کا مطالبہ بھی کر رہا ہے۔

سویڈن کے وزیر اعظم الف کریم سن نے بدھ کو ایک پولیس کا فرنٹ میں کہا کہ وہ اس بارے میں قیاس آرائی نہیں کریں گے کہ یہ احتجاج سویڈن کے نیوی کے عمل کو کس طرح متاثر کر سکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ عمل کانونی ہے لیکن اخلاقی طور پر مناسب نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ قرآن جلانے کے واقعے کے بارے میں فیصلہ کرنا پولیس پر مختص ہے۔

طور چڑھرے اپنیں دیا جاسکتا۔

بیان کے مطابق عالمی قوانین کے مطابق مذہبی منافرتوں کو ہوادینے کے لیے پر شدید اقدامات کی روک خام حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

دفتر خارجہ کے مطابق 'مغرب میں اسلاموفوبیا کے واقعات کا تسلیم کے ساتھ ہونا قانونی فرمی ورک پر عین سوال اٹھاتا ہے۔

ترجمان دفتر خارجہ کے بیان کے مطابق 'اس واقعے پر پاکستان کے تحفظات سویڈن تک پہنچاۓ جا رہے ہیں۔ عالمی برادری اسلاموفوبیا اور مسلم مخالف جذبات کے خلاف شوں اقدامات کرے۔'

دوسری جانب مرآش اور اردن نے سویڈن سے اپنے سفیر و اپس بلائی ہیں۔

مراش کے دفتر خارجہ نے واقعہ کو جارحانہ اور غیر ذمہ دارانہ قرار دیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ کارروائی ایک ایسے وقت میں کی گئی ہے جب مسلمان اپنا



دھارے سے باہر گئی جاتی تھیں اب سیاسی میدان میں بڑی قوتوں کے طور پر اپنی ہیں۔ یہ دلکش بازو کی جماعتیں سویڈش معاشرے میں "ممنوع" یا بحث کے موضوع سے پرے جسی موضع کو ختم کرنے کی بات کرتی ہیں۔ تینیم خلیل اس کی وضاحت اس طرح کرتی ہیں کہ

سویڈن میں قرآن کوبار بار نذر آتش کرنے کے واقعات کیوں پیش آتے ہیں؟

قرآن نذر آتش کرنے کے حالیہ واقعہ کے بعد اس ضمن میں مختلف فنرأت اگنیز سرگرمیوں کی تفصیلات بتائیں جیسا کہ سویڈن کی سڑکوں پر مسلم خواتین کو معرض وجود میں آنے کے بعد جیسے جیسے سویڈش سلطنت پھیلتا ہے اسی طرح ماضی میں سن 2020 میں بھی سویڈن مسلمانوں کی مقدس کتاب کو نذر آتش کیا گیا تھا۔ مسجد کے سامنے قرآن کے نئے کو نذر آتش کرنے کے واقعے کے خلاف پاکستان میں یوم تقدیس قرآن منایا گیا۔ قرآن کو نذر آتش کرنے والے عراقی نژاد شخص سلوان مومیکا پانچ سال قبائل ایک تارک وطن کے طور پر سویڈن آئے تھے اور انہوں نے امریکی چینیل سی این این کو بتایا تھا کہ ان کے پاس سویڈن کی شہریت ہے۔ یہ عراقی نژاد شخص اپنے حوالے سے مدد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ میڈیا کو دیے گئے اخنویوں میں ان کا کہنا تھا کہ قرآن کی تعلیمات مغربی معاشرے میں جمہوریت، انصاف، انسانی حقوق اور حقوق نسوان کے اصولوں سے متعارض ہے، لہذا اس پر پابندی کاٹی جائے۔

لیکن وہ سویڈن میں یہ کام کرنے والے پہلے شخص نہیں ہیں۔ سویڈن میں اس واقعے سے پہلے بھی کسی بار قرآن کو نذر آتش کرنے کے واقعات پیش آچکے اور یہ وقت تھا جب کیمپ نہ ہب کے مانے والوں اور مسلمانوں کو "حقیقی عیسائیت" کے دشمن کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔ صحافی تینیم خلیل ایک عرصے سے سویڈن میں مقیم دوسری عالی جنگ کے بعد سویڈن میں سماجی و ہر اس کرنا، مسلمانوں کے گھروں کو نقصان پہنچانا اور مساجد پر چھوٹے موٹے حملے۔

بیانیں یا فیکٹیوں جگہ ممالک سے آئیں ہیں اور کمزور ہیں۔

لیکن سویڈن کے آئین میں اظہار رائے کی آزادی کی عنانت انتہائی دلکشی بازو کی جماعتیں

ٹیکرے کو ختم کرنے کے لیے استعمال کر رہی ہیں اور اقیقوں پر حملہ کرنے کے لیے اپنے اظہار کے حق کو استعمال کر رہی ہیں۔

وہ کہتی ہیں اور سیکیوریتی کے کہم اس نوعیت کے زیادہ سے زیادہ واقعات دیکھتے ہیں جیسا کہ قرآن کو نذر آتش کرنا۔

یاد رہے کہ مسلمان سویڈن کی آزادی کا بہت بڑا حصہ نہیں ہیں لیکن دوسری جانب انھیں مذہبی بنیادوں پر اشتغال دلوانا آسان ہے، اور ذرا سی اشتغال انگریزی پر پوری مسلم دنیا کی جانب سے روکنے سامنے آتا ہے اور سویڈن میں موجود انجمنی دلکشی بازو کی قوتیں ایک منوبہ بندطریتے سے اس کو شوش میں مصروف ہیں کہ سچے تر سویڈش معاشرے کے مسلمانوں کے تینیں رویوں کو تبدیل کیا جاسکے۔

یونیورسٹی آف کیلیفورنیا میں چند محققین نے فرانس، برطانیہ، جرمنی، ہالینڈ اور سویڈن میں اسلاموفوبیا پر تحقیق کی ہے۔

برے پیانے پر اجتہج کی جانب سے عراقی نژاد شخص کی جانب سے اسی طرح ماضی میں سن 2020 میں بھی سویڈن اسی طبقہ کی مدد میں ایک عراقی نژاد شخص کو نذر آتش کرنے والے عراقی نژاد شخص سلوان مومیکا پانچ سال قبائل ایک تارک وطن کے طور پر سویڈن آئے تھے اور انہوں نے امریکی چینیل سی این این کو بتایا تھا کہ ان کے پاس سویڈن کی شہریت ہے۔ یہ عراقی نژاد شخص اپنے حوالے سے مدد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

میڈیا کو دیے گئے اخنویوں میں ان کا کہنا تھا کہ قرآن کی تعلیمات مغربی معاشرے میں جمہوریت، انصاف، انسانی حقوق اور حقوق نسوان کے اصولوں سے متعارض ہے، لہذا اس پر پابندی کاٹی جائے۔

لیکن وہ سویڈن میں یہ کام کرنے والے پہلے شخص نہیں ہیں۔ سویڈن میں اس واقعے سے پہلے بھی کسی بار قرآن کو نذر آتش کرنے کے واقعات پیش آچکے رواں برس جووری میں، سُڑام کرس نامی ایک بیان پرست دلکشی بازو کے گروپ کی جانب سے ایک

پیچھے سیاست کا دربارہ اور یہ کہ پورے یورپ میں انتہائی دیکھنے کو مل رہی ہے۔

وہ تاتی ہیں کہ سویڈن کی موجودہ حکومت ایک واحد برسر اقدار ہے، جس نے گذشتہ انتخابات میں 20 فیصد ووٹ حاصل کیے تھے۔

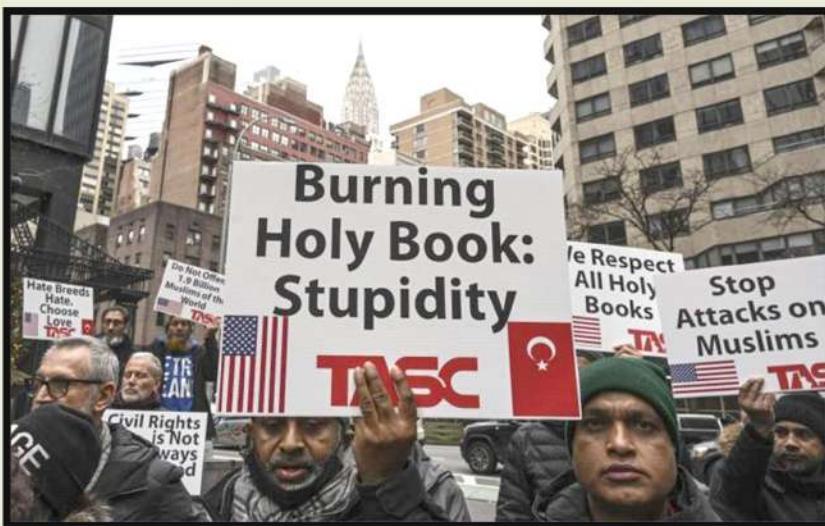
انہوں نے 349 نشتوں والی پارلیمان میں 72 نشتبیں حاصل کیں۔

سویڈن اسلامک ایسوی ایشن کے صدر عمر مصطفیٰ کا کہنا ہے کہ وقت کے ساتھ سویڈن کے رویے میں دلکشی بازو کی جماعت تھی جو کبھی نازی نظر پرے پر یقین کرتی تھی اور ایک حد تک، وہ اب بھی نسل

بڑی تدبیلی آتی ہے اور اب یہاں اسلاموفوبیا بڑھ رہا ہے جس کا اظہار نا صرف انگریز پر ملتا ہے بلکہ

شرام کرس پارٹی کے رہنماء سموس پالاؤان نے حقیقت میں یہاں بننے والے مسلمانوں کی زندگیوں میں بھی۔

قرآن کو نذر آتش کیا تھا۔ اور اس واقعے کے خلاف



نسلی یا نہ بھی اقیقوں کے مسائل پر تقدیم سویڈن کی بڑی آزادی کوخت ناپسند ہے کیونکہ ان کے خیال میں یہ اقیقوں جگہ زدہ ممالک سے آئی ہیں اور کمزور ہیں۔

دلکش سویڈن کے آئین میں اظہار رائے کی آزادی کی عنانت انتہائی دلکشی بازو کی جماعتیں ٹیکرے کو ختم کرنے کے لیے استعمال کر رہی ہیں اور اقیقوں پر حملہ کرنے کے لیے اپنے اظہار کے حق کو استعمال کر رہی ہیں۔

وہ کہتی ہیں اور سیکیوریتی کے کہم اس نوعیت کے زیادہ سے زیادہ واقعات دیکھتے ہیں جیسا کہ قرآن کو نذر آتش کرنا۔

یاد رہے کہ مسلمان سویڈن کی آزادی کا بہت بڑا حصہ نہیں ہیں لیکن دوسری جانب انھیں مذہبی بنیادوں پر اشتغال دلوانا آسان ہے، اور ذرا سی اشتغال انگریزی پر پوری مسلم دنیا کی جانب سے روکنے سامنے آتا ہے اور سویڈن میں موجود انجمنی دلکشی بازو کی قوتیں ایک منوبہ بندطریتے سے اس کو شوش میں مصروف ہیں کہ سچے تر سویڈش معاشرے کے مسلمانوں کے تینیں رویوں کو تبدیل کیا جاسکے۔

یونیورسٹی آف کیلیفورنیا میں چند محققین نے فرانس، برطانیہ، جرمنی، ہالینڈ اور سویڈن میں اسلاموفوبیا پر تحقیق کی ہے۔



احتجاجی مظاہرے میں قرآن کا نئے نذر آتش کیا گیا ہے۔

سویڈن اسلامک ایسوی ایشن کے صدر عمر مصطفیٰ کا کہنا ہے کہ وقت کے ساتھ سویڈن کے رویے میں دلکشی بازو کی جماعت تھی جو کبھی نازی نظر پرے پر یقین کرتی تھی اور اب یہاں اسلاموفوبیا بڑھ رہا ہے جس کا اظہار نا صرف انگریز پر ملتا ہے بلکہ

شرام کرس پارٹی کے رہنماء سموس پالاؤان نے حقیقت میں یہاں بننے والے مسلمانوں کی زندگیوں میں بھی۔

قرآن کو نذر آتش کیا تھا۔ اور اس واقعے کے خلاف

کے طور پر دیکھا جاتا چاہیے، کیونکہ وہ ایک مخصوص نسلی گروہ کو شناختی نہیں ہے، جو سویٹن کے قانون کے مطابق منسوب ہے۔

دوسری طرف سویٹن کے اندر بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ مذہب پر تقدیر، چاہیے وہ اس کے مانے والوں کے لیے ناگوار ہی کیوں نہ ہو، اس کی اجازت ہوتی چاہیے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ سویٹن میں تو ہیں مذہب کے قانون کو واپس لانے کے لیے دباؤ کی مراجحت کی جانی چاہیے۔ سیکلر سویٹن میں کئی دہائیوں پہلے اس قانون کو منسوب کر دیا گیا تھا۔

تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ نیٹو کی رکنیت کے لیے سویٹن کی امیدوں کو چھ ماہ کے دوران اشک ہوں میں وسری بار قرآن نذر آتش کرنے کے بعد ایک اور دھپکا لگے گا۔ اور یہ واقعہ جس وقت پیش آیا اس پر بھی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ سویٹن اور فن لینڈ نے یوکرین پر روی حملے کے بعد غربی غیر جانبداری کی اپنی دیرسن پالیسی کو ترک کرتے ہوئے گذشتہ سال نیٹو کی رکنیت کے لیے درخواست دی تھی۔

رکنیت کے لیے نیٹو کے تمام رکن ممالک کی مظہری درکار ہوتی ہے لیکن ترکی اور مگری نے ابھی تک سویٹن کی درخواست کی حمایت نہیں کی ہے۔ ترکی کی اردوغان حکومت بارہا سویٹن کی حکومت پر

عرانی خدا سلوان مومیکا نے اچاک قرآن کو نذر آتش کرنے کا منصوبہ نہیں بنایا تھا بلکہ انہوں نے اس ضمن میں کافی عرصہ قبل سویٹن حکام سے مسجد کے پناہ گزین ہیں۔ وہ یوکرین پولیس کی جانب سے اجازت نہ دینے پر معاملہ فام ہیں۔

اس گروپ سے مشکل ایک محقق عہد القادر ایں جی نے لکھا کہ سویٹن کے میڈیا اور سیاسی رہنماؤں کا کادموی ہے کہ مسلمانوں کے بارے میں سویٹن کا روایہ 1990 کی دہائی کے اوائل میں تبدیل ہوتا شروع ہوا۔ سن 2014 کے ایک ارسوے سے پتا چلا کہ 35 فیصد جواب دہندگان کے خیال میں

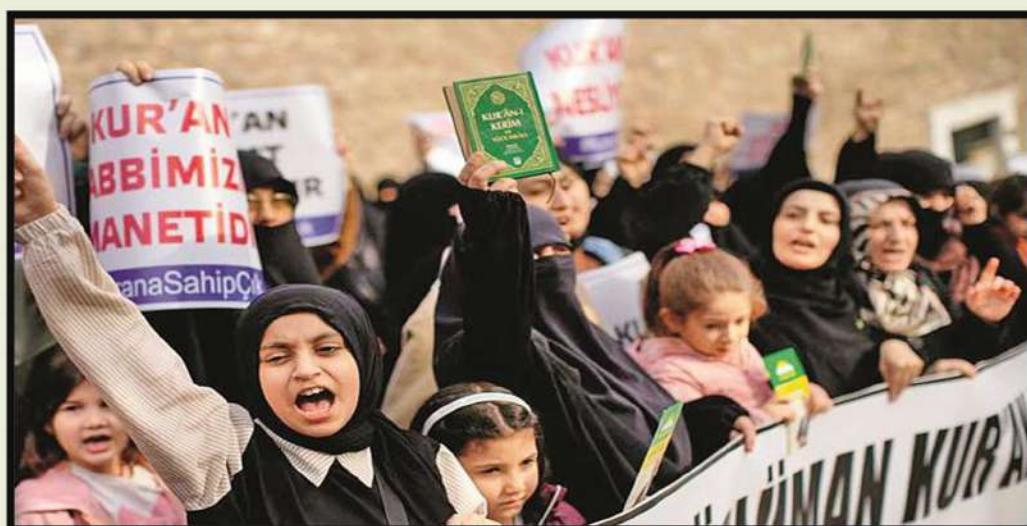


عدالت میں چلا گیا اور تین ماہ تک کیس چلتا رہا اور بالآخر عدالت نے ایسا کرنے کی اجازت دے دی کیونکہ سویٹن کے آئین کے مطابق احتجاج کا حق بیانی اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن صحافی تسلیم خیل کا خیال ہے کہ قرآن کو نذر آتش کرنے یا مسلمانوں کے مذہبی چذبات کو خیس اس واقعے کے بعد سویٹن میں آزادی اظہار رائے

لہذا، ان کا خیال ہے کہ یورپ میں غیر عیسائیوں اور نسلی اقلیتوں کے خلاف نفرت اگنیز جرائم میں تمیاز اضافہ ہو رہا ہے۔ اور یہ نظریہ ہے جبکہ 57 فیصد کا خیال ہے کہ سویٹن آنے والے مہاجرین سویٹن کی قومی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں، اور یہ یورپی نیشن بیگانہ پرست دائیں بازو کی بجا عتیق استعمال کر رہی ہیں۔

جوڑی صفائی برکے پلیٹکل رویو میں اپنے ایک مضمون میں تھی ہیں کہ اسلاموفویانہ صرف سویٹن میں بلکہ پوری دنیا میں بڑھ رہا ہے۔ خاص طور پر شام اور عراق جیسے ممالک کے مسلمان جو اپنے ہی ملکوں میں تھی جرائم اور مالی بحران کا شکار ہو چکے ہیں۔ ”زینوفویا“ یا غیر ملکیوں کے خوف کو مختلف ممالک میں مضبوط قوم پرست رویو سے جوڑا گیا ہے۔ لوگ اب اپنی ثقافتی شاخت، ذریعہ معاش اور بیہاں تک کہ سلامتی کے کوچانے کے خوف سے ”دوسروں“ کی مدد کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ اور یہ کوئی تجھ کی بات نہیں ہے کہ سویٹن میں بھی ایسا ہے۔

پناہ گزینوں یا تارکین ملن کے تین بدلتے رویوں کا ایک اور پہلو جوڑی صفائی نے اپنے مضمون میں نوٹ کیا ہے۔ روی کی جانب سے بلکہ مسلط کیے جانے کے بعد یوکرین سے نقل مکانی کر کے آنے والے یوکرینی شہریوں کا مشرق وسطی کے ممالک سے آنے والوں سے موازنہ کرتے ہوئے، انہوں



کا عدم با غنیمہ گروہوں، کردستان و رکز پارٹی اور دیگر ترک اپوزیشن گروپوں کو پناہ دینے کا الزم لگاتی رہی ہے۔ انقرہ حکومت انھیں دہشت گرد تنقیم کیجھیتی ہے۔

دریں اتنا، ترکی کے صدر رجب طیب اردوغان نے پیر کے روز اشارہ دیا تھا کہ ان کا ملک ابھی تک نیٹو میں سویٹن کی رکنیت کی مظہری دینے کے لیے

کی حدود کے بارے میں زبردست بحث شروع ہو چکی ہے۔ سویٹن کی پولیس کا کہنا ہے کہ انھیں ان لوگوں کی جانب سے احتجاج کے لیے غیر خواستیں موصول ہوئی ہیں جو ناصرف قرآن بلکہ قرأت اور پانچا نے کی بار بار کوششوں نے سویٹن معاشرے کا

ایک اور پہلو سامنے لایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگرچہ وسیع تر سویٹن معاشرہ اقلیتوں پر تنقیمیں کرتا ہے، لیکن ان کے الفاظ میں نرم تھبب موجود ہوتا ہے، یعنی، ایک ایسا نظریہ جس کی

سویٹن میں کچھ بہل بھریں بھی اب یہ سوچ رہے ہیں کہ اس طرح کے احتجاج کو فرشت کی کارروائیوں جاتی ہے۔ یہ بھی نسل پرستی کی ایک شکل ہے۔

اس بدجتنانہ واقعہ پر ساری دنیاے اسلام میں احتجاج کیا جا رہا ہے۔ سب سے بڑا احتجاج مرافق نے کیا۔ مرافق نے سویڈن سے اپنا سفیر واپس بala لیا۔ ہر مسلم ملک میں سویڈن کے سفارت خانوں کے سامنے لوگ اپنے طور پر احتجاج کر رہے ہیں۔ عام طور پر غیر فعال تھی جانے والی اوائی سی بھی حرکت میں اچھی ہے۔ اس کی ملک عالمہ نے فوری طور پر اجلاس طلب کیا۔ وہاں یہ بتایا گیا کہ کسی نے سویڈن میں اظہاراے کو جتنا کئے پولیس سے یہ اجازت مانگی تھی کہ وہ قوات کی ایک کاپی بھی جانا چاہتا تھا، لیکن پولیس نے اس کی اجازت نہیں دی۔ پولیس کی دلیل یہ تھی کہ اس طرح ملک میں شخص امن کا خطہ ہو جائے گا۔ اوائی سی نے کہا کہ پھر بھی دلیل اس معاملے میں کیوں نہیں اپنائی گئی۔ ویسے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسرائیل کے دو بڑے یہودی رہبیوں نے قران کی بے حرمتی کی نہت کی ہے۔ اسے نہت کے قابل قرار دینے کے لئے عام طور پر اوائی سی ایسے سخت الفاظ کم ہی استعمال کرتی تھی، لیکن پچھلے دو تین سال میں اس کا رویہ بدلا ہے۔ ابھی تک اس انجمیں میں اپنے ہی تین کی دولت کے سہارے وہاں جو بھی ہوتا تھا سعودی عرب کے اشارے ہی پر ہوتا تھا لیکن اب پچھلے اسلامی ممالک یہ دیکھ رہے ہیں کہ دنیا میں ترکی، ایران اور پاکستان کو بھی مضبوط طاقت سمجھا جا رہا ہے اور گلوبل معاشرہ کی ان ممالک کی طرف متوجہ ہے اس لئے بھی کو اپنا رویہ پہلے سے زیادہ سخت کرنا پڑا ہے۔

حیرت اس بات کی تھی کہ اس سلسلہ میں عمران خان کا کوئی بیان سامنے نہیں آیا۔ یہی وہ لیدر تھے جن کی کوششوں سے اقوام متحده نے ہر سال کے پندرہ اپریل کو اسلاموفوبیا مخالف دن قرار دیا تھا لیکن عمران خان کا ایک الیہ یہ ہے کہ پاکستان کی شہزاد شریف حکومت نے ایک قانون بنانے کا تمام ٹوی ہی مطلع کریں تاکہ اسکے خلاف کارروائی شروع کی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ ”یہیں اپنے آپ سے پوچھنا ہوگا کہ کیا موجودہ نظام اچھا ہے یا اس پر نظر ثانی کرنے کی کوئی وجہ ہے۔“ انہوں نے ہرید کہا کہ جملوں میں سویڈن ایک ترقی ہدف، بن گیا تھا، نہاد شخص کو اس کی اجازت دیدی اور اس نے تھیک عیید الائچی کے دن مسجد کے سامنے یہ مذموم حکومت تھا۔ اس واقعے نے سویڈن کی نیئیں شمولیت کی کوشش کو بھی متاثر کیا ہے کیونکہ ترکی کے صدر بعد سے عالم اسلام میں اس کی نہ صرف نہت ہو رہی ہے بلکہ سویڈن کے خلاف بھی سفارتی سلط پر درخواست پر قران کو جلانے کے واقعات روکنے کا رروائی کی آوازیں اٹھ رہی ہیں۔ ان حالات میں سویڈن حکومت خود باؤ میں ہے۔

میں اس احتجاج کا مظاہرہ کیا گیا۔

گستاخ شخص کے خلاف عراق میں وارث جعراں کے ذمہ انصاف گزاری سے مرے جعراں سویڈن کے وزیر احتجاج کیا جا رہا ہے۔ سب سے بڑا احتجاج مرافق نے کرنے کے گھناؤ نے جرم میں ملوث سلوین مومیکا نامی گستاخ کے خلاف گرفتاری کا وارث نذر آتش کر رہی ہے۔ سویڈن کی سیکوریٹی سروس کا کہنا ہے کہ اس حرکت نے ملک کو غیر محفوظ بنا دیا ہے۔ اس سال سویڈن کی پولیس نے سیکوریٹی کی وجوہات کی مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا ہے ”فوری طور پر، عرب اور بین الاقوامی پولیس ڈائریکٹوریٹ کو ملزم سلوان صباحتی مومیکا کی گرفتاری کے وارث کے بارے میں آگاہ کرتے ہیں اور اس کی گرفتاری بھی جانا چاہتا تھا، لیکن پولیس نے اس کی اجازت نہیں دی۔ پولیس کی دلیل یہ تھی کہ اس طرح ملک میں شخص امن کا خطہ ہو جائے گا۔ اوائی سی نے کہا کہ پھر بھی دلیل اس معاملے میں کیوں نہیں اپنائی گئی۔ ویسے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسرائیل کے دو بڑے یہودی رہبیوں نے قران کی بے حرمتی کی نہت کی ہے۔ اسے نہت کے قابل قرار دینے کے لئے عام طور پر اوائی سی ایسے سخت الفاظ کم ہی استعمال کرتی تھی، لیکن پچھلے دو تین سال میں اس کا رویہ بدلا ہے۔ ابھی تک اس انجمیں میں اپنے ہی تین کی دولت کے سہارے وہاں جو بھی ہوتا تھا سویڈن کے اشارے ہی پر ہوتا تھا لیکن اب پچھلے اسلامی ممالک یہ دیکھ رہے ہیں کہ دنیا میں ترکی، ایران اور پاکستان کو بھی مضبوط طاقت سمجھا جا رہا ہے اور گلوبل معاشرہ کی ان ممالک کی طرف متوجہ ہے اس لئے بھی کو اپنا رویہ پہلے سے زیادہ سخت کرنا پڑا ہے۔

سویڈن کے وزیر انصاف گزاری سے مرے جعراں جعراں کو عراق کی پریم جیوڈیشل کونسل نے سویڈن کی سلامتی کو فقصان پہنچانے والے قران کو جلانے کے حالیہ واقعات کی روشنی میں قران یا دیگر مقدس کتابوں کو جلانے کو جرم قرار دینے پر غور جذبات کی بھرتی کو کسی بینادی انسانی قدر کے ساتھ ہم آپنے کیا جا سکتا۔

آزادی اظہار کے نام پر سویڈن میں قران پاک کو نذر آتش کرنے کی عدالتی اجازت کے بعد عراقی نژاد شہری کے ہاتھوں اس مذموم حکومت سے پورا عالم اسلام مشتعل ہے اور جلدی احتجاج ہو رہے



پولیس کے فیصلوں کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ کا مطالہ کرتے ہیں۔ ملزم عراقی پینٹل کوڈ کے آریکل (۱) ۲۷۳ کی دفعات بیخت عراقی عدیلہ کو مطلوب ہے، تو قعہ ہے عالمی ادارے اشتہاری ملزم کو پکڑنے اور اسے عراق کے حوالے کرنے میں مدد کریں گے۔ ”میمورندم میں حکام سے مطالہ کیا گیا کہ وہ ملزم کی گرفتاری کی صورت میں عراقی عدیلہ کو آیا قانون کو تبدیل کرنے کی ضرورت پہاڑ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ”یہیں اپنے آپ سے سکے عراق نے سویڈن سے کہا تھا کہ عید الائچی کے پہلے دن اسٹاک ہوم کی سب سے بڑی مسجد کے سامنے قران پاک کو جلانے والی گستاخ کو مقامی قانون کے مطابق مقدمہ چلانے کیلئے اسکو الے کیا جائے۔ عراقی وزارت خارجہ کے ترجمان احمد الصاحف نے کہا کہ ”قرآن پاک کی توین کرنے والا عراقی ہے۔ اسلئے ہم سویڈن سے مطالہ کرتے ہیں کہ اسے عراقی حکومت کے حوالے کیا جائے تاکہ اس پر عراقی قانون کے مطابق مقدمہ چلایا جائے۔“

پولیس کے سیستم تمام مسلم ممالک نے سویڈن کے ساتھ سفارتی سلط پر اظہار ناراضگی کیا ہے۔ بالآخر سویڈن حکومت اپنے گھنٹوں پر آگئی ہے۔ اب سویڈن حکومت اس بات پر غور کر رہی ہے کہ وہ قران پاک کی بے حرمتی کو باقاعدہ ایک جرم قرار دیے۔ یاد رہے کہ مسلمانوں کے احتجاج کے باعث ہی سویڈن حکومت نے آزادی اظہار کے نام پر قران پاک کی بے حرمتی کی اجازت دیئی ہے۔ انہوں نے ہرید کہا کہ جریشہ دنوں سویڈن کی ایک عدالت نے عراقی نژاد شخص کو اس کی اجازت دیدی اور اس نے تھیک عیید الائچی کے دن مسجد کے سامنے یہ مذموم حکومت کی جس کا ویڈیو دنیا بھر میں واہل کیا گیا۔ اس کے بعد سے عالم اسلام میں اس کی نہ صرف نہت ہو رہی ہے بلکہ سویڈن کے خلاف بھی سفارتی سلط پر درخواست پر قران کو جلانے کے واقعات روکنے سے پہلے رضا مندیں ہو سکتا۔

چیئر میں سینیٹ کی مراعات کے بل سے قومی خزانے پر کتنا بوجھ پڑے گا؟

چیئر میں سینیٹ صادق سخنرانی نے اس اقدام کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ مجوزہ قانون سے قومی خزانے پر کوئی اضافی بوجھ نہیں پڑے گا۔
”پکن کے خرچ کے لیے آج کل 50 ہزار روپے کیا ہے؟“ سینیٹر زکی تھواہوں و مراعات میں مجوزہ اضافے پر اعتراض کیوں

لیے سینیٹ میں بھیجا جائے گا۔
آج کل پکن کے خرچ کے لیے بچاں ہزار روپے کیا ہے؟“ صادق سخنرانی
گئے کہ ممبران کو بل ہی نہیں دکھایا گیا، ممبران کو کہا گیا
کہ آپ کا فائدہ ہوگا مراعات میں گی اور ممبران
نے دھنخدا کر دیے۔
چیئر میں سینیٹ صادق سخنرانی نے ایوان بالا کے
ڈان نیوز کے پروگرام ”دوسرا خی“ میں بات کرتے
ہوئے چیئر میں سینیٹ صادق سخنرانی نے کہا کہ وہ
کہتے ہیں کہ چیئر میں سینیٹ چہار خرید رہا ہے۔ میں
کہتا ہوں جس دن قابل ہوا اور پہلے اپنے غریب
قوم کے مسلکوں کو حل کیا تو چیئر میں سینیٹ ایک
نہیں 10 جہاز لے گا اور ضرور لے۔
بل پر تقدیر کا جواب دیتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ نہم
ہر چیز کو سیاسی بنا دیتے ہیں، میڈیا کی ہائپ پر ارکان
اسملی یک فٹ پر چلے جاتے ہیں۔
پاکستان پہلے پارٹی کا کہنا تھا کہ پارلیمنٹ سب سے بڑا
قانون کا حصہ نہیں بننے دیا جائے گا اور جب یہ مل
تو یہی میں پیش ہو گا تو اس کی بھروسہ مخالفت کی
(مراعات) ہیں تو آپ کو اعتراض نہیں ہوتا کیونکہ
ایک لاثے۔ میں چیزیں چھپتا ہیں میں سامنے لاتا
ہوں تاکہ قوم کو پتا چلے یہ موجود ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ”آپ اپنے نمائندوں کو اچھی
مراعات دیں تاکہ وہ اچھا کام کر سکیں۔ ایسے اکان
بھی ہیں جو سینیٹ کی تھواہ پر گزارہ کرتے ہیں۔“
صادق سخنرانی نے مزید کہا کہ 1975 میں پکن کا
خرچ چھ ہزار روپے تھا، اس کو بچاں ہزار کر دیا
ہے۔ آج کل بچاں ہزار کیا ہے؟ وہ بھی میں نے
استعمال کیا ہے نہ کروں گا۔ اپنی جیب سے کر رہا

البغدادی سفر کر سکیں گے۔
بل پہلے پارٹی میں بھی اختلاف رائے سامنے
دیتے ہوئے کہا تھا کہ 1975 کے قانون میں آگیا
موجودہ حالات کے مطابق رو بدل کیا گیا۔
سہولیات پہلے سے دی جا رہی ہیں، سرکاری خزانے
پر کوئی بوجھ نہیں پڑے۔
خورشید شاہ نے چیئر میں سینیٹ کو بھاری مراعات
دینے کی حمایت کر دی۔
خورشید شاہ مراعات دینے کے حامی جبکہ سیم
مانڈوی والاحالف نظر آئے۔
سینیٹ سے منظور کردہ بل کے مطابق چیئر میں
خورشید شاہ کا کہنا تھا کہ پارلیمنٹ سب سے بڑا
روپے سے بڑھا کر ڈھانی لاکھ روپے مہانہ کر دیا
گی، چیئر میں سینیٹ کی سرکاری رہائش گاہ کے
فرنچر کیلئے ایک بارے اخراجات ایک لاکھ روپے
سے بڑھا کر 50 لاکھ روپے کر دیے گئے۔
سابق چیئر میں سینیٹ کو 12 ملاز میں اور 6
سکیورٹی اہلکار میں گے سینیٹ میں قانون منظور
دفتر سے پانچ میل سے زیادہ سفر پر 10 روپے فی
کلو میٹر کی بجائے پیکٹ ٹرنسپورٹ کیلئے 300 اور
ٹن کا کار کیلئے 400 روپے فی کلو میٹر لاکھ روپے ملے گا۔
سفر کے دوران رکنے پر 1750 روپے کے بجائے
انہوں نے کہا کہ بل بھی غلط تھا اور طریقہ کار بھی غلط
تر ایم تم تجویز کرتے ہیں تو پھر یہ بل دوبارہ غور کے

سلیم مانڈوی والا کہتے ہیں کہ چیئر میں سینیٹ کیلئے
مراعات سے متعلق قانون سازی دوچار لوگوں کے
بل کو ایک یا قانون بنانے کے لیے اسے قومی
اسملی میں بھیجا جائے گا اور اگر قومی اسملی اس کو میکر
مistr کر دیتی ہے تو پھر یہ قانون کا درجہ حاصل نہیں
دوست میں سینیٹ میں پاس ہو گیا۔
کرتا اور اگر قومی اسملی کے اکان اس بل میں کچھ
معلومات دے کر بل پر دھنخدا کروالی، بل اسی طرح
10 ہزار روپے میں گے، چیئر میں سینیٹ چارڑہ
چاہس سے سینیٹ کی بد奈امی ہوئی، دھنخدا ایسے یہے
جہاز پر بیرون ملک جائیں گے اور ساتھ میں چار

اس سبکی کی طرح خود مختار بنا یا
جائے اس لیے وہ سینیٹ میں
قرارداد لا ناچاہتے ہیں جس
کی انھوں نے حامی بھرپری تھی
اور اس قرارداد پر انھوں نے
وختگن کر دیے۔

ہمایوں مہمند کا کہنا تھا جب یہ
بل سینیٹ میں پیش ہوا تو ان
کی جماعت نے کسی اور
معاملے پر ایوان سے
باہر کاٹ کیا تھا اور اسی دوران
قرارداد کی بجائے اس کو بل
کی شکل میں پیش کیا گیا۔
انھوں نے کہا کہ واپس آکر انھوں نے اس پر اپنا
احتاج بھی ریکارڈ کروایا تھا۔

سینیٹ
چیئرمین کی تغواہ دولا کھروپے، گھر کا ماہانہ کاری
ڈھانی لاکھ روپے
ذرائع ابلاغ اور سوچل میڈیا پر اس بل کی سینیٹ
میں منظوری کو شدید تقدیر کا نشانہ بنا یا جا رہا ہے۔
پروگر کے مطابق چیئرمین سینیٹ صدر اور وزیر
اعظم کے بعد تیرنے نہ ہر آتنے ہیں۔
سینیٹ کے چیئرمین کی تغواہ اور مراعات میں
اضافے کے علاوہ ان کے تین سال کا عرصہ مکمل
کرنے کے بعد عہدے سے بکدش ہونے سے
متعلق جو بل سینیٹ سے منظور کروایا گیا ہے اس
کے اہم نکات میں یہ بھی ہے کہ چیئرمین کی تغواہ دو
لاکھ پانچ ہزار روپے ہوگی اور چیئرمین جس گھر میں
رہے گا کامہانہ کرایہ ڈھانی لاکھ روپے ہوگا اور
اس کی ترکیں و آرائش پر پچاس لاکھ روپے سے
زیادہ کا خرچ ہوگا۔

اس بل میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر چیئرمین سینیٹ
منتخب ہوتے وقت اگر ان کے پاس کوئی سرکاری
رہائش گاہ نہیں ہے تو انھیں ایسے گھر میں رکھا جائے
گا جس کامہانہ کرایہ پانچ لاکھ روپے سے زیادہ نہیں
ہوگا۔ اس بل میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر چیئرمین
سینیٹ اپنے ہی گھر میں رہ رہے ہیں تو انھیں سرکار
کی طرف سے ڈھانی لاکھ روپے کرائے کی مدد میں
ادا کیے جائیں گے تاہم اس گھر کی تزیین و آرائش پر
اخراجات سرکاری خزانے سے ادا نہیں کیے جائیں
گے۔

سینیٹ سے پاس ہونے والے اس بل میں یہ بھی
کہا گیا ہے کہ اگر چیئرمین سینیٹ یہ وہ ملک



اس وقت سے وزیرِ اعظم نے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ
انھوں نے کہا کہ پارٹی کی سینیٹ قیادت کو بھی اس
بل پر تغفیلات میں جس کا انھوں نے اظہار بھی کیا۔
اعظم کے احکامات کی روشنی میں تمام وزرا اکاظی
کے چیئرمین کی مراعات میں اضافے کا بل پاس
کروایا گیا۔
اس بل میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر چیئرمین سینیٹ منتخب ہوتے وقت اگر ان کے پاس کوئی
سرکاری رہائش گاہ نہیں ہے تو انھیں ایسے گھر میں رکھا جائے گا جس کامہانہ کرایہ پانچ لاکھ
روپے سے زیادہ نہیں ہوگا۔ اس بل میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر چیئرمین سینیٹ اپنے ہی
گھر میں رہ رہے ہیں تو انھیں سرکاری طرف سے ڈھانی لاکھ روپے کرائے کی مدد میں ادا
کیے جائیں گے تاہم اس گھر کی تزیین و آرائش پر اخراجات سرکاری خزانے سے ادا نہیں
کیے جائیں گے۔

کلاس میں سفر کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف
جن مسائل سے گزر رہا ہے تو ایسے حالات میں اس
قائم کی مراعات کیسے دی جاسکتی ہیں۔ انھوں نے کہا
کہ کسی صورت میں بھی اس بل کو قانون بننے نہیں
سینیٹ میں حزبِ خالف کی جماعت پاکستان



تحمیک انصاف کے نیٹ ہمایوں مہمند نے بتایا کہ
ویجا گے۔

بعد ازاں ایک بھی ٹوی چینل سے گفتگو کرتے
ان کی جماعت کے پانچ ہمایوں کے پاس حکمران
ہوئے مصدق ملک کا کہنا تھا کہ جب سے پی ڈی
انھوں نے بتایا تھا کہ وہ چاہتے ہیں کہ سینیٹ کو قومی
ایم اور پاکستان پیپلز پارٹی انتدار میں آئے ہیں

ہوں۔
وہ کہتے ہیں کہ اگر میں نے ایسا کچھ کیا ہے تو آڑت
کیا جائے میں چیئرمین سینیٹ (کا عہدہ) چھوڑ
دوں گا۔

زرداری نے طلب کیا اور ڈائیٹ پلانی
اوہر سینیٹ کے سابق ڈپٹی چیئرمین اور سینیٹ میں
پاکستان پیپلز پارٹی کے چیف ویپ سلمان مانڈوی
والا کا کہنا ہے کہ ان کی جماعت کی قیادت سینیٹ میں
میں اس بل کے پاس ہونے پر ختم نالا ہے اور
انھوں نے اس بل کے پاس ہونے پر ناراضی کا
اظہار کیا ہے۔

بات کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ سینیٹ سے
کا اظہار کیا ہے۔
اس بل کے پاس ہونے کے بعد پاکستان پیپلز
پارٹی کے شریک چیئرمین آصف علی زرداری نے
اپنی طلب کیا اور انھیں ڈائیٹ پلانی کے سینیٹ
کے چیئرمین کی مراعات میں اضافے کا بل پاس
کروایا گیا۔

سلیم مانڈوی والا کے بقول انھوں نے سابق صدر کو
بتایا کہ چونکہ وہ بجٹ کے معاملات کو دیکھ رہے تھے
اس لیے وہ اس پر توجہ نہیں دے سکے۔
انھوں نے کہا کہ اس بل کو منظور کروانے میں حتیٰ کہ
ان کے پارٹی کے ارکان نے بھی انھیں اعتقاد میں
نہیں لیا۔

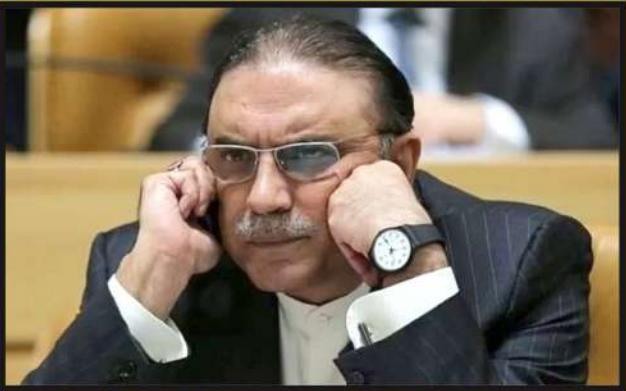
واضح رہے کہ اس بل کو پیش کرنے اور اس کو پاس
کروانے میں سینیٹ کے دو سابق چیئرمین رضا
ربانی اور فاقور قیام نایک شامل ہیں اور دونوں کا
تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے۔

اقتصادی بحران میں
مراعات کیسے دی جاسکتی
ہیں؟

سلیم مانڈوی والا کا کہنا
تھا کہ ملک مشکل حالات
میں ہے اور حکومت نے
پاس سیالاب متاثرین کی
امداد کے لیے پیسے نہیں
بجکہ دوسری جانب سینیٹ
کے چیئرمین اور ارکان
کے تغواہوں کے بل منظور
کیے جا رہے ہیں۔

پاکستان مسلم لیگ نوں
کے سینیٹ اور وزیر مملکت برائے پیٹرولیم مصدق
ملک کا کہنا ہے کہ وہ یہ معاملہ وزیر اعظم کے نواس
میں بھی لے کر آئے ہیں اور انھوں نے اس پر بڑی

چیئر مین و ڈپٹی چیئر مین سینیٹ کی مراعات میں اضافے کا بل پیپلز پارٹی نے مسترد کر دیا



خوبیے جاسکتے ہیں جبکہ ماضی میں صرف پی آئی اے کے گھنٹوں کی اجازت تھی۔

انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ طیارہ چارٹر کرنے کی درخواست صرف ان موقع کے لیے تھی جب چیئر مین سینیٹ قائم مقام صدر بن جاتا ہے۔

ساتھ ہی چیئر مین اور ڈپٹی چیئر مین کے صوابدیدی فنڈ کو بالترتیب 6 لاکھ روپے سے بڑھا کر 12 لاکھ اور 3 لاکھ روپے سے بڑھا کر 6 لاکھ روپے کرنے کی تجویز دی گئی ہے، انہوں نے ہمیکا کیا کہ بل ارکان کو اعتماد میں لیے بغیر منظور کیا گیا۔ تاہم صادق سخراں کی وضعیت کچھ ارکین کو ارضی کرنے میں ناکام رہی کیونکہ ڈپٹی چیئر مین سیمین سماں دی والا نے بل پر تقدیمی۔

اس کے علاوہ پی پی کی رہنمائی وریشاڑی مری نے ایک بیان میں اپنی پارٹی کو نتازع قانون سازی سے دور کرتے ہوئے کہا کہ پیپلز پارٹی پاریٹ میں اس طرح کے اقدام کی مخالفت کرے گی جو ملکیں اقتصادی چیلنجر کے درمیان قابل قبول نہیں۔

ایک مختصر بیان میں شازی مری نے کہا کہ پیپلز پارٹی چیئر مین سینیٹ (تغواہ، الاؤنس اور مراعات) ایک 2023 کے بل کو مسترد کرتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس بل میں غیر منصفانہ مراعات کی تجویز دی گئی ہے جو کسی ملک کو غنیمن معافی چیلنجر کا سامنا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس بل میں صادق سخراں مراعات کی تجویز دی گئی ہے جو کسی صورت قابل قبول نہیں ہے۔

جب ان سے پی پی کے سینیٹر کے خلاف کارروائی کے امکان کے بارے میں پوچھا گیا جو اس طرح کے بل پیش کرنے والوں میں شامل تھے، تو انہوں نے کہا کہ پارٹی کے پاس انتساب کا ایک مضبوط نظام ہے اور ان کے کیس کو لینی طور پر صحیح فورم پر اختیار جائے گا۔

انھیں یومیہ 4800 روپے میں گے جو کہ اس سے پاس ہونے سے قومی خزانے پر کوئی اضافی بوجنٹس پہنچے 28 سوروپے ملتے تھے۔

اس کے علاوہ ان ارکان کا سفری الاؤنس بھی بڑھ سینیٹ کے موجودہ چیئر مین صادق سخراں جن کا انھوں نے کہا کہ یہ وہ ممالک میں تو سابق تعلق ہو چکا تھا جو اس بل کے مطابق 30 روپے فی کلو میٹر چیئر مین سینیٹ کو پانچ ہزار امریکی ڈالر ماہانہ ملتے ہو گا جبکہ اس سے پہلے سینیٹ کے ارکان دس اس بل کا دفاع کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس بل کے میں تھے۔

پاریمان کے ایوان بالا کے سابق اور مستقبل کے سربراہان کی مراعات میں اضافے کے لیے تینوں بلوں کی منتظری کے بعد، چیئر مین سینیٹ صادق سخراں نے اس اقدام کا دفاع کرتے ہوئے کہ مجوزہ قانون سے قومی خزانے پر کوئی اضافی بوجنٹس پہنچے گا۔

ایک بیان میں پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) نے کہا کہ وہ اس بل کو مسترد کرتی ہے اور ملک کو درپیش معاشری حقوق کے پیش نظر اس کی حمایت نہیں کر سکتی۔

سینیٹ نے تین بل منظور کیے تھے جن سے سینیٹ کے سابق اور موجودہ چیئر مین، ڈپٹی چیئر مین اور پاریمان کے ایوان بالا کے رہنمائی کی اضافے کے لیے تینوں بلوں کی اجازت تھی۔

اضافی مراعات کی تفصیلات سامنے آنے کے بعد اس بل کو شدید تقدیم کا نشانہ بنایا گیا، جسے 40 سے زائد سینیٹر بشوں سابق چیئر مین سینیٹ فاروق نایک اور رضا ربانی نے میش کیا تھا۔

دیگر مراعات کے علاوہ تجویز قانون میں سابق چیئر مین کے لیے کم از کم 10 ملار میں کی مکمل حقوقی تفصیلات، حکومت کی جانب سے ان کے گھر میں عملی کے ساتھ ساتھ خاندان کے افراد کے اپانے انتظامات کی شفیق شامل ہیں جبکہ نئے بل کے مطابق چیئر مین یا ڈپٹی چیئر مین کے دفاتر کے مابین اخراجات 6 ہزار روپے سے بڑھا کر 50 ہزار روپے کر دیے گئے ہیں۔

ایک بیان میں صادق سخراں نے ہمیکا کیا کہ اس کا مقصد چیزوں کو ترتیب دینا اور آڈٹ کے مسائل کو حل کرنا ہے، انہوں نے اس بات کا اعادہ بھی کیا کہ مجوزہ قانون سے قومی خزانے پر کوئی اضافی بوجنٹس پہنچے گا۔

صادق سخراں نے ہمیکا کیا کہ چیئر مین اور ڈپٹی چیئر مین کے لیے سرکاری رہائش گاہ کی تجویز دی گئی ہے کیونکہ اس وقت چیئر مین و وزارت ہاؤس سینگ ایڈورنس کی ملکیت والے گھر میں مقام تھے۔

سینیٹ کے چیئر مین سینیٹر جو اپنی رہائش گاہ میں رہائش اختیار کرتے تھے وہ ایک لاکھ روپے ماباہم ہاؤس رینٹ کے حد تھے، جسے اب بڑھا کر ڈھانی لاکھ روپے کر دیا گیا ہے۔

سال 1975 کے قانون کے تحت چیئر مین کے ذمہ اخراجات کے لیے ماہانہ 6 ہزار روپے مقرر کیے گئے تھے جسے بڑھا کر 50 ہزار روپے کر دیا گیا ہے، اسی طرح چیئر مین سینیٹ کے لیے یومیہ الاؤنس ایک ہزار روپے سے بڑھا کر 10 ہزار روپے کر دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ سفری الاؤنس جو کہ صرف 75 روپے تھا بڑھا کر 5 ہزار روپے کر دیا گیا، مزید برآں اب اندر وہ ملک سفر کے لیے تمام ایک لائسنس کے لئے

دورے پر جائے گا تو ان کے لیے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے زیر استعمال جہازوں کے علاوہ مسلح افواج یا کسی فلانیگ کلب کا طیارہ حاصل کیا جائے گا۔

اس میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ اگر چیئر مین سینیٹ کے لیے کوئی طیارہ کرائے پر لیا جاتا ہے تو اس میں ان کے خاندان کے چار افراد ان کے ساتھ جا سکتے ہیں اور اگر چیئر مین سینیٹ کی کوشش فلائن سے یہ وہ ملک جاتے ہیں تو ان کے ساتھ ان کے خاندان کا ایک فرداں کے ساتھ جا سکتا ہے جس کے اخراجات سرکاری خزانے سے ادا کیے جائیں گے۔

اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر چیئر مین سینیٹ کی فضائی حادثے کا شکار ہو جاتے ہیں تو ان کے ورثا ایک نا مزدود کردہ کسی شخص کو ایک کروڑ روپے بطور معاوضہ دیا جائے گا۔

اس میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ اگر کسی چیئر مین سینیٹ نے تین سال کا عرصہ مکمل کر لیا ہے تو وہ اور ان کی ملکیت کی ملک میں اور یہ وہ ملک بھی سرکاری خرچ پر علاج کروانے کے اہل ہوں گے اگر سابق چیئر مین فوت ہو جاتے ہیں تو ان کی بیوہ یہ ہوتیں حاصل کرنے کی اہل ہوں گی۔

اس میں کے مطابق صدر مملکت چیئر مین سینیٹ کو تین ماہ کی چھٹی بھی دے سکتے ہیں اور اس عرصے کے دوران چیئر مین سینیٹ دو لاکھ روپے ماباہم تنخواہ بھی وصول کریں گے۔

اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ چیئر مین سینیٹ اپنے گھر یا دفتر میں بارہ افراد پر مشتمل شاف کو رکھنے کے اہل ہوں گے اور ان میں سے جن کو کثرت میکٹ پر بھرتی کیا گیا ہے اگرچہ ان کی تنخواہ سرکاری خزانے سے دی جائے گی لیکن انھیں مستقل نہیں کیا جائے گا۔

اس میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ جو بھی شخص چیئر مین سینیٹ کی تین سال کی مدت مکمل کر لے گا تو اس فلکیورٹی فرماںہمی کی جائے گی جس میں سے چھ ستری جبکہ چار اہلکار جن کا تعلق پولیس کی انسداد دہشت گردی سکواد، رینجرز، فرنٹنیر کور یا فرنٹنیر کا نٹیبلر سے ہو گا۔

سینیٹ ارکان کی تنخواہ بھی ڈیڑھ لاکھ، سفری الاؤنس بھی زیادہ اس میں تھے۔

اس کے علاوہ اس میں کے مطابق سینیٹ کے ارکان کی تنخواہ بھی ڈیڑھ لاکھ روپے ہو گی جبکہ سینیٹ اور کسی قائمہ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کے لیے

نہیں کی اور یہ نہیں کہا کہ خاتون ہو کر یہ کام کیوں کر رہی ہو۔

انھوں نے کہا کہ اس تمام ماحول میں ان کے بھائیوں کا کردار سب سے زیادہ قابل فخر ہے۔ انھوں نے بتایا کہ کوئی سیست بلوجستان میں ختنی والا ماحول ہے جس میں مجبوری نہ ہو تو مرد، خواتین کا اس طرح کا کام نہیں کرنے دیتے لیکن میرے بھائیوں نے مجھے کام کرنے سے نہیں روکا بلکہ مجھے سپورٹ کیا اور مجھے گاہات دی کہ باعزت طریقے سے کام کوں۔

درکش کے بعد اللہ نے گاڑی دی۔

بی بی زہرانے بتایا کہ انسان جب ہت کرتے تو بڑی بڑی رکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں جس کے واضح مثال وہ خوشیں ہیں۔

انھوں نے اپنے درکش کے سامنے سفید رنگ کی ہائی رووف سوزد کی گاڑی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ درکش کے بعد اللہ نے مجھے گاڑی دی۔ انھوں نے بتایا کہ خواتین کے حقوق کے لیے کام کرنے والی تنظیم عورت فاؤنڈیشن، والوں نے میری محنت کی دیندی ہے، بھی تھیں جس کے باعث انھوں نے مجھے گاڑی دی۔

سوزد کی ہائی رووف ملے پر زہرا بہت زیادہ خوش ہیں اور اب وہ درکش چلانے کے ساتھ ساتھ اپنے بھائی سے گاڑی چلاتا بھی سیکھ رہی ہیں۔

زہرا بھی ہیں کہ درکش چلانے والوں کا موس کے کے مقابلوں میں گاڑی پر کم محنت کرنی پڑے گی۔

انھوں نے کہا کہ وہ گاڑی میں زیادہ سے زیادہ بچوں کو پک ایڈڈ ڈرپ دے سکتی ہی، جس کے باعث ان کی آمن بھی بہتر ہو سکے گی۔

جب ہاتھ سلامت ہوں تو مایوسی کس بات کی اس سوال پر زندگی کے اس مشکل سفر میں کبھی کوئی مایوسی بھی ہوئی، تو بی بی زہرا کا کہنا تھا کہ جب دونوں ہاتھ سلامت ہوں اور محنت ہوں اور محنت بہتر ہو تو مایوسی کس بات کی؟

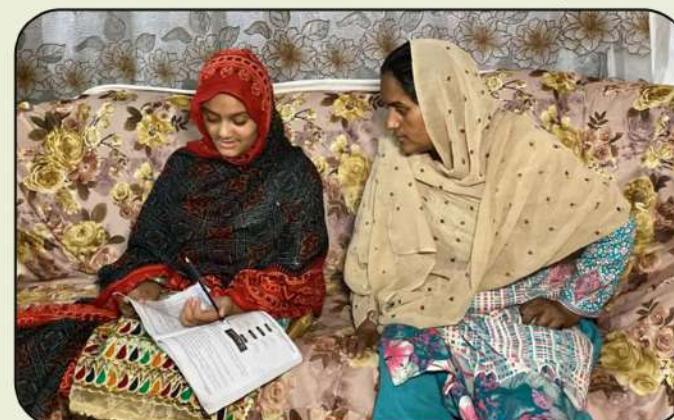
دونوں ہاتھ میں بھی ہوتی ہے لیکن پھر میں اپنے آپ کو سنبالنے کی کوشش کرتی ہوں۔ اگر وہ ہاتھ سلامت ہیں تو بچیک مانگتے اور غلط کام کرنے سے بہتر ہے کہ انسان محنت کر کے کھائے۔

بی بی زہرانے کہا کہ ان کی ایک بڑی خواہش یہ ہے کہ وہ اپنی بیٹی کوچھی تعلیم اور تربیت دیں۔

میری کوشش ہو گی کہ میرے پاس جو مددیاب وسائل میں ان سے اپنی بیٹی کوچھا پڑھاؤں۔



کوئٹہ میں رکشہ چلانے والی خاتون - بی بی زہرا



خواتین میرے ساتھ اپنے آپ کو سب سے زیادہ

محفوظ محسوس کرتی ہیں۔ بہت ساری خواتین جہاں ڈھانے میں کمی گھنٹے پر بینھنا مشکل تو تھا ہی اس کے علاوہ اس میں چار پانچ مرتبہ چوری ہوئی میرے گھر بھی آتی ہیں جہاں سے میں ان کو ان کی منزل مقصود پر پہنچاتی ہوں۔

ڈھانے کو چلاتے ہوئے دل اکتا گیا جس کے بعد موثر بائیک چلاتا شروع کی۔ بائیک پر اپنی بیٹی کو سکول چھوڑنا شروع کیا جس کے ساتھ ساتھ محلہ کوئٹہ میں رکشہ چارہتی ہے۔

انھوں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ کسی نے میرے

کے ایک پچھے کو بھی پک ایڈڈ ڈرپ دیا۔

انھوں نے بتایا کہ بائیک چلاتے زیادہ عرصہ نہیں

اشیا فروخت کرنا شروع کیں۔

میرے سرخوش نہیں تھے۔ سر نے مجھ سے کہا کہ ان کا کہنا تھا کہ شدید سردی اور بارش میں گزار کرنا بہت مشکل ہے لیکن درکش کے باعث پک ایڈڈ ڈرپ اپ گھنٹے اس کھلی چکر پر بینھنا پڑتا تھا۔

وہ بہت مشکل وقت تھا کیونکہ سخت سردی اور بارش دینے کے لیے سکولوں کے زیادہ پچھل گئے ہیں۔

خواتین میرے ساتھ خود کو زیادہ محفوظ محسوس کرتی ہیں۔

اسے تبدیل کر کے واپس آتی۔

بی بی زہرا بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ میں رکشہ چلانے والی بیٹی اور واحد خاتون ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ بیٹی کی بیدائش کے بعد انھوں نے محسوس کیا کہ سرال والے انھیں اور ان کی بیٹی کو بوجھ سمجھتے ہیں۔

میں اپنے بہن بھائیوں کے پاس آگئی اور یہاں کسی پر بوجھ بننے کی بجائے میں نے اپنی بیٹی کی کفالت کے لیے محنت کا آغاز کیا۔

بی بی زہرا کا اعلان کوئٹہ کے ملکے نجاری سے ہے۔

ان کا ہر انہائی غریب ہے اور مالی مشکلات کے باعث وہ اور ان کے خاندان کے افراد نجاری کے لئے لوہاری محلے میں ایک انتہائی ختمہ مکان میں مقیم ہیں۔

دس سال پہلے بی بی زہرا کی شادی لاہور میں ہوئی تھی لیکن بیٹی کی بیدائش کے بعد انھیں سرال کو چھوڑ کر واپس کوئٹہ آتا پڑا کیونکہ ان کے بقول بیٹی کی بیدائش پر سرال والے خوش نہیں تھے۔

مشکلات سے منٹے کے لیے پہلا کام بہت تکلیف

دہ تھا۔

بی بی زہرانے ہمیں اپنے گھر کے سامنے وہ تھرا

دکھایا، جہاں بینھ کر انھوں نے زندگی کے پیسے کو

روال رکھنے کے لیے سب سے پہلے کھانے پیئیں کی



مزدور اور کم از کم اجرت کا قانون؟

حکومت کا غریبوں کو چھوڑ کر اشرافیہ کو مراعات دینا عوام کے ساتھ صریحانہ انصافی ہے۔

یونین موجود ہے وہاں تو یونین اپنی طاقت کے مل پیش کیا تھا۔ عام مزدور سوال کر رہا ہے کہ حکومت ہر سال بجٹ میں کم از کم اجرت کے قانون کے تحت تخفواہ میں اضافے کا اعلان کرتی ہے۔ اس طرح اداروں میں یونیفرز نہیں، وہاں ان مراعات کو حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ اس لیے برس ہارس وہ دنیا کو یہ باور کرنے میں کامیاب تو ہو جاتی ہے۔ اس لیے برس ہارس کروں سال انہیوں نے اپنے مزدوروں کی تخفواہ سے وہ مزدور پچھلے سال کی تخفواہوں پر ہی اکتفا کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے مزدور کی

جاوید نذیر جاوید نذیر اس خصوصی میں پاکستان پیپلز پارٹی حکومت کا غریبوں کو چھوڑ کر اشرافیہ کو مراعات دینا عوام کے ساتھ صریحانہ انصافی ہے۔ شریک چیئرمین نے سینیٹ کے پی پی پی کے چند دن پہلے مصدقہ ذراعے سے خبر سامنے آئی کہ ملک میں پالیسیاں بنانے والے ادارے سینیٹ عہدیدار فیصل کریم کنڈی کی سرزنش بھی کی کرایے بل کی حمایت پاکستان پیپلز پارٹی نے کیوں کی؟ لیکن عوام سوال کر رہے ہیں کہ اگر پاکستان پیپلز پارٹی کے نتائج میں پالیسیاں بنائے جائیں تو ہم اسے اپنے مزدور کی تخفواہوں اور دیگر مراعات میں مزدور کے نتائج میں پالیسیاں بنائے جائیں تو ہم اسے اپنے مزدور کی تخفواہوں پر ہی اکتفا کر رہا ہے اور حیرت انگیز طور پر

عام مزدور کہتا ہے کہ جن اداروں میں مزدوروں کی یونین موجود ہے وہاں تو یونین اپنی طاقت کے مل بوتے پر شاید اضافے کی رقم حاصل کر لے لیکن جن اداروں میں یونیفرز نہیں، وہاں ان مراعات کو حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ اس لیے برس ہارس سے وہ مزدور پچھلے سال کی تخفواہوں پر ہی اکتفا کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے مزدور کی مشکلات میں ہر سال اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے کیونکہ اس کی تخفواہ سابقہ برسوں والی رہتی ہے جبکہ مہنگائی کی شرح میں اضافہ بے تحاشا ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہی بیادی وجہ ہے کہ ہمارے ملک کا مزدور دنیا بھر کے مزدوروں کی نسبت مشکل حالات میں زندگی پس رکر رہا ہے۔



مشکلات میں ہر سال اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے کیونکہ نہیں بتاتی کہ ان مزدوروں کو اس "اضافے" کے پیسے کب میں گے۔ تاریخ گواہ ہے کہ کم از کم اس کی تخفواہ سابقہ برسوں والی رہتی ہے جبکہ مہنگائی کی شرح میں اضافہ بے تحاشا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اجرت کے قانون کے تحت اعلان کی تخفواہ میں اضافے کا عام مزدور کو کبھی بھی فائدہ نہیں ہوا۔ سبکی بیادی وجہ ہے کہ ہمارے ملک کا مزدور دنیا بھر کے مزدوروں کی نسبت مشکل حالات میں زندگی

یہ مل چند گھنٹوں میں ہی پاس ہو گیا۔ اس مل کی تباہ تو زرداری کا احتجاج سمجھ میں آتا ہے کیونکہ تفصیلات سے عوام آگاہ ہو ہی چکے ہیں کہ کون کون سی مراعات سینیفرز کو دی گئی ہیں۔ بڑی طرح پس رہے ہیں، ایسے میں اشرافیہ کو اس طرح کی مراعات دینا غریب عوام کے ساتھ ایک طرف تو حکومت قرضوں کے بوچھ کا روتا رو رہی ہے اور دوسرا طرف اپنے ہی وزراؤ اور مشیروں کوہی نواز رہی ہے، جن کا غربت سے دور درست



ایک جیسی ہی کہانی ہے، جس کے تابے بنے اپنے خاندانوں کو ان مالی مشکلات سے نکالنے اور ان کو ترقی یا فتوحات بخوبی کی فکر سے ہی ملٹے ہیں۔

حکومت سے استدعا ہے کہ آپ ان مزدوروں کا بھی خیال کیجیے جو اپستالوں، اسکلوں، دکانوں اور دوسروں کے گھروں میں کام کر رہے ہیں۔ ان کو بھی کم از کم اجرت کے قانون میں شامل کریں اور ان اداروں کو پابند کریں کہ آپ نے اپنے پاس ملازمت کرنے والے شخص کو کم از کم تنخواہ جو مہینگی کو مد نظر رکھتے ہوئے اور کم از کم اجرت کے قانون کے مطابق حکومت طے کرے گی، وہ ادا کرنے کے مجاز ہوں گے، ورنہ ان کے خلاف تادیجی کارروائی کی جائے گی۔

اس ضمن میں مزدوروں کیلئے بنائی جانے والی انصاف کی عدالتوں کو پابند کریں کہ مزدوروں کے کیسیوں کو فوری طور پر حل کریں اور مزدوروں کو فوری انصاف دینے کے حوالے سے اعلیٰ شعبی قائم کریں۔ یہ تمام اقدامات کرنا اس لیے بھی ضروری ہے کہ عام آدمی کی تباہ انصاف کی دلیل پر ہی آکر رُوٹی ہے اور اگر اسے دہاکے سے بھی انصاف نہ ملے تو وہ کہاں جائے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اگر حکومت چاہتی ہے ہمارے ملک کی حالت زار بھی بہتر ہو، ہمارا مزدور بھی عالمی سطح کے مزدوروں کی صاف میں کھڑا ہو، اس کے بچھی ترقی کریں تو حکومت کو صدق دل اور خلوص نیت سے کم از کم مجبور ہے۔ ایسے میں وہ اپنے خاندان کو ان اجرت کے قانون کی رسائی کو عام مزدور تک پہنچانا ہو گا اور اس کیلئے ایسا نظام وضع کرنا ہو گا کہ ہر سال کم از کم اجرت کے قانون کے تحت بڑھنے والی تنخواہ اور دیگر اوقات کیلئے اسے انتظام رکننا پڑے اور نہ اس کیلئے علیحدہ سے جدوجہد کرنی پڑے بلکہ وہ مالی اوقات آسانی سے اس مزدور کوں لکھیں جس کیلئے وہ قانون بنایا گیا ہے۔

عام آدمی سموٹو ایکشن کی عدالت کا خیال کر سکتے ہیں تو باہر ہے کہ کیا ایکشن ہونے سے مہینگائی کی شرح کم ہوگی۔ وہ یہ سوچ رہا ہے کہ شاید ان سیاسی جماعتوں کے پاس مہینگائی ختم کرنے کا کوئی منصوبہ نہیں اور یہ ملک کو چلانے کیلئے آئی ایم ایف کے ساتھ ایف کے ہمیشہ محتاج رہیں گے۔ اس لیے لگتا ہے کہ شاید مذاکرات کا سلسہ شروع ہوتا ہے تو ملک میں نئے نئیکسوں کی شکل میں مہینگائی کا جن بوئی سے باہر آ جاتا ہے۔ عموم حاصلہ مہینگائی کا ذمے دار بھی آئی ایف اور موجودہ حکومت کے مذاکرات کو ہی گردان رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حکومت بجٹ سے پہلے بڑی بڑی ڈنگیں مار رہی تھی لیکن بجٹ

سیاسی جماعت مہینگائی کو ختم کرنے یا کم کرنے کیلئے کوئی منصوبہ دے گی تو وہی

اس ملک میں کامیاب ہو سکتی ہے۔

آپ پرانے بیٹے اپستالوں، اسکلوں، دفاتر، دکانوں پر کام کرنے والوں کی تنخواہیں دیکھیں تو بندہ جیران ہو جاتا ہے کہ ایک بی اے، ایم اے پاس شخص مخصوص پڑھار روپے کی نوکری چاروناچار کرنے پر

یہی کھانے کا خیال کر سکتے ہیں تو وہیں اپنے حقوق کی جدوجہد کیلئے جب وہ عدالتوں کا سہارا لیتے ہیں تو وہاں انہیں اور زیادہ صبر و تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے، کیونکہ انصاف کی تیزی سے فراہمی کا نفعہ اور انصاف عوام کی دلیل پر کے نفرے دھرے کے درھرے نظر آتے ہیں۔

بھی وجہ ہے کہ جو اس ملک کے عدالتی نظام کی صورت حال ہے ایک مزدور اپنے جائز حقوق کیلئے بھی عدالت کا دروازہ لکھ کھانے سے پہلے سو بار سچتا ہے۔ کتنے ہی کیسر انصاف کیلئے فال میں پڑے پڑے ہی انتظار کی سوی پر لک رہے ہیں اور جوان

بھر کر رہا ہے۔

آپ جائزی سرکاری اداروں اور غیر سرکاری اداروں، کمپنیوں اور کارخانوں کی سالانہ رپورٹیں اٹھا کر دیکھ لیجیے، انہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے ہمارے ملک کے مزدور کو دنیا بھر کی مراءات حاصل ہیں اور جو کچھ ان اداروں نے اپنے بانی لاٹ میں لکھ دیا ہے وہ انہیں آسانی سے حاصل ہو رہا ہے۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ ان تمام اداروں میں مزدوروں کو اپنے جائز حقوق لیجئے کیلئے بھر پور جدوجہد کرنی پڑتی ہے جو اکثر اوقات مراحتی جدو جدد کی شکل اختیار کر جاتی ہے۔



کیسیوں کو فال کرنے والے اور پیدوی کرنے والے تھے، وہ بھی انصاف کا انتظار کرتے کرتے مر کھپ پچکے ہیں۔ انصاف کی ایسی صورت حال کے بعد مزدوروں میں انصاف کے حوالے سے بے یقینی دیتے ہوئے کہاں کیلیں اور گیس کے جہاز روئی سے پاکستان پہنچ گئے ہیں اور اب عوام کو کیلیں اور گیس کی کیفیت کا پیدا ہونا یقینی امر ہے۔ عدالتی سموٹو ایکشن کا نفعہ لگاتی ہیں تو مزدور اس ضمن میں یہ شرح میں کی آئے گی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ہوا اس سوال کرتے ہیں کہ کیا سموٹو ایکشن صرف یا ساتھیوں، امرا اور طاقتوروں کیلئے ہے؟ کیا کے عکس۔

پاکستان میں ریڈیائی فلکیاتی دورہینوں کے قیام سے سائنسی تحقیق کی فروغ کے ساتھ معیشت بھی منظم ہو سکے گی۔

اگرچہ پاکستان ایشی اور میرزاں بیکنا لوچی کی صلاحیت کا حامل ملک ہے لیکن سائنس و ٹیکنالوچی کے دیگر شعبہ جات یعنی خلائی ٹیکنالوچی و تنجیر، یعنی ملک میں ریڈیائی فلکیات پر مبنی اقوامی معیار کام کندگر، ایشینا ڈیزائنگ، ریڈیو فری کوئنی (آر ایف) انجینئرنگ، بلند معیاری کمپیوونٹ اور فلکیا میں اچھی تک بہت پیچھے ہیں۔

تاہم ریڈیائی فلکیات (ریڈیو آسٹرو نومی) ایک ایسا ہمہ گیر میدان ہے جس میں تحقیق و ترقی کے ساتھ پاکستان میں مواصلات، دفاع، طبی عکس نگاری اور ہرے ڈینا کے علوم میں اپنی صلاحیتوں کو پوچھا سکتا ہے۔

ریڈیائی فلکیات کے کہتیں؟

ہم جانتے ہیں کہ کئی آسمانی اجسام روشنی خارج کرتے ہیں، ہمارت پیپرا کرتے ہیں لیکن ساتھ ساتھ وہ ریڈیائی امواج بھی خارج کرتے ہیں۔ ان میں ستاروں سے لے کر نیوبل تک اور پاسار سے لے کر بیک ہول تک شامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ریڈیائی فلکیات کا نتیجہ تحقیق کا ایک دلچسپ اور قدرے کم خرچ طریقہ بھی ہے۔ دوسری جانب اسی بیکنا لوچی سے دیگر عملی علوم بنے اور کئی صنعتی فوائد حاصل ہوئے ہیں۔

شاہزادی ایسے فلکیات کا ایک مکانہ دلچسپ پہلو وائی فائی بیکنا لوچی ہے۔ ہوا یوں کہ آسٹریلیا کے قومی خلائی ادارے، سی ایس آئی آراؤ نے بیک ہول سے آنے والے لیکن بکھرے ہوئے ریڈیائی سگنالوں کو جمع کرنے کے طریقے وضع کیے ہیں اور یوں ہمیں وائی فائی بیکنا لوچی ملی۔ اسی طرح ریڈیو فلکیات میں ڈینا کا حصہ عین مکنیک ریزوسس امپنگ (ایم آر آئی) کی طرح ہوتا ہے جو ٹیکنالوچی کے فروغ کے ساتھ ساتھ ہزاروں نئی ملازمتیں بھی پیدا کرے گا۔ اب مزید ۱۸ افریقی ممالک مکانہ فاصلائی اسٹین کے ساتھ، ایس کے اسے کا حصہ بن رہے ہیں۔ اس سے طرح ریڈیائی فلکیات کے سامنے اسکے گا۔

اگرچہ اس میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی لیکن اس کے فوائد بھی بہت ہوں گے۔ اس سے میں الاقوامی تعاون ہوئے گا، میں الجماعاتی تحقیق اے پر وحیکت نئی صنعتوں اور بیکنا لوچی کے فروغ کے ساتھ ساتھ ہزاروں نئی ملازمتیں بھی پیدا کرے گے۔ سب سے بڑھ کر ملک میں مشترکہ سائنسی تحقیق کا ایک نیادر کھلے گا۔

بلوجستان اور فلکیاتی سائنس منصوبے کی کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ صوبہ بلوجستان سے ہی ماہرین، علماء اور تکنیکی ماہرین بھرثی کیے جائیں۔ دوسرے مرحلے پر ملک کے دیگر علاقوں سے رابط کیا جائے۔ تو قع ہے کہ یہ منصوبہ یورپی بیکلیائی تحقیقی مرکز "مرن" جیسی نتیجی آسمانی دریافتکوں کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔

ایک چھوٹی دلکشی کر کے گا۔ سرن نے نہ صرف پورے یورپ میں جدید سائنس و ٹیکنالوچی کو فروغ دیا ہے بلکہ اس سے آنے والی نسلیں بھی استفادہ کر رہی ہیں۔ اس سے نئی اختراعات اور ٹیکنالوچی کا ظہور بھی ہوا ہے۔

پاکستان کو کوشش کرنا ہو گی کہ اس کی تیار کردہ فلکیاتی دورہینیں میں الاقوامی معیار کی ہوں، جن میں ایس کے اے اور میں الاقوامی ایڈٹ ہو رہیں ہیں میں اسکوپ (ای ٹی ایچ) شامل ہیں۔ ای ٹی ایچ جازی طور پر زمینی جامات کی ایک دو رین بنے جس سے پہلی مرتبہ 2019 میں بیک ہول کی براہ راست تصویری گئی تھی اور دنیا ہجران رہ گئی تھی۔

ایسے منصوبوں کے اشتراک سے ملک میں سائنسی ایسا طریقہ ہے جس میں بہت ہی ریڈیائی فلکیات میں ایک آلات بنا کے کیا ہر ٹپے گی جس میں ڈینگ اکٹھ جائیں ہے۔ صوبہ بلوجستان میں ایسے بہترین اور تیاری جیسے اہم عوامل شامل ہیں۔ اسی طرح ہم ہائی پر فارمنس کمپیونٹ اور سٹائل پرسائینگ صلادھیوں کو حاصل کر سکیں گے۔ یوں بیکنا لوچی اور اعلیٰ مہارت کی افادی قوت میسر ہو سکے گی۔

ای کے تحت نئے ایشینا اور آرائی اجیسٹری مگ سے ملک کی بہت سی تھیں متغیر میں سیستم قائم ہوں گی۔ ان میں ٹینی موالا مصالحت، دفاع، طبی عکس نگاری اور دیگر امدادی وسائل میں شامل ہیں۔ چونکہ ریڈیائی فلکیات کے اس شبے میں ترقی کی جا سکتی ہے۔

ڈینگ کے اس شبے میں ایشینا اور آرائی اجیسٹری مگ کے جدید و نئی اسٹاروگرام اور ایچ اجیسٹری مگ کا مکمل خلق ہوتا ہے اسی لیے یہ بیکنا لوچی اور دیگر صنعتوں میں کام آئیں گی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ صلاحیت حاصل کرنے کے بعد پاکستان پر میں الاقوامی مدد اور فنڈمگ کے راستے بھی ملیں گے۔

واضح رہے کہ معاشی ترقی اور خوشحالی کی منزل سائنس و ٹیکنالوچی سے ہو کر ہی گزرتی ہے اور

بلور مسلمان ہمارے بزرگ اس شبے میں قابل قدر کام کر سکتے ہیں۔ سائنس اور علوم جدیدہ تو ہماری گم شدہ نیراث ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ ان ٹپے منصوبوں کیلئے رتم کہاں سے آئے گی تو ایک جانب تو فاتح اٹھائے یا خارے کے شکار ادارے مثلاً پاکستان اسٹیل میں پا آئی کو جزوی یا کلی طور پر خوت کیا جا سکتا ہے تو دوسری جانب پر ایک جزوی ٹیکنرکو اس کی ترغیب دی جا سکتی ہے۔ چونکہ ایک جزوی ٹیکنرکی میں تخفیف کی رغبت لا کر بھی انہیں سرمایہ کاری کی جانب مائل کیا جا سکتا ہے لیکن اس سے سائنس و ٹیکنالوچی کا ہبہ مستقبل سامنے آسکتا ہے۔

تو قع ہے کہ اس سے نہ صرف ہم عالمی علیٰ معیشت کا حصہ بن سکیں گے بلکہ خود کو سائنسی طور پر طاقتور ملکاں میں شامل کر سکیں گے۔

ریڈیائی فلکیات سے ملک میں صنعتی و علمی انقلاب آ سکتا ہے

درمیان تعاون سے سائنسی ترقی کی شاندار مثالیں

سائنسی آتی رہی ہیں۔ پھر ایس کے اے میں شریک ممالک کو ایک فائدہ پر بھی حاصل ہو گا کہ ان کے محقق اور ماہرین کو امریکا، یورپ، جیسن، آسٹریلیا اور بھارت وغیرہ میں جانے اور اپنی امکانی استعداد پڑھانے میں مدد طلب گی۔

بلوجستان میں ریڈیو ایٹر فیرو میٹر کے روشن

امکانات

"ریڈیو ایٹر فیرو میٹر" ریڈیائی فلکیات میں ایک ایسا طریقہ ہے جس میں بہت ہی ریڈیائی فلکیات میں ایک اسکوپ (جی ایم آر ائی) ہے جو دنیا بھر میں موجود

ریڈیائی فلکیات کے مصالحت کے مقابلے میں بہت ہی کم خرچ ہے۔

میں ڈینا کے علوم میں اپنی صلاحیتوں کو پوچھا سکتا ہے۔

ریڈیائی فلکیات کے بہتیں؟

ہم جانتے ہیں کہ کئی آسمانی اجسام روشنی خارج کرتے ہیں، ہمارت پیپرا کرتے ہیں لیکن ساتھ ساتھ وہ ریڈیائی امواج بھی خارج کرتے ہیں۔

ذرائی طبیعتیات، فلکیاتی کیماں، فلکیاتی حیاتیات، سول فریکس اور نظام شی سے باہر یاروں کی خلاش صوبہ بلوجستان کی مرکزی ہیئت رکھتے ہوئے

ہیں الموضعی شعبوں (اٹر ڈپلری) کے پاکستان کے دیگر علاقوں میں اس سے ملک چھوٹی پر کوئی کاربینی کی جا سکتی ہے۔ اس جگہ پر درہینوں کی ایک قطار قیمتی کی جا سکتی ہے۔ پھر تمام دوڑہینوں کو ریڈیو ایٹر فیرو میٹر کے جوڑ کر فلکیات کے ذریعہ میں ترقی کی جا سکتی ہے۔

درمیان کے اس شبے میں ترقی کی جا سکتی ہے۔

میں ڈھل سکتی ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ جدید

فلکیاتی بیکنا لوچی کے ساتھ ساتھ تجسسی (ہائی ریڈوشن) تصادیر لی جا سکتی ہیں۔ اس طرح نظر انداز کر دے بلوجستان کا ایک شاندار بیکنا لوچی رود پہنچی جا سکتی ہے۔

اگرچہ اس میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی لیکن اس کے فوائد بھی بہت ہوں گے۔ اس سے بین

الاقوامی تعاون ہوئے گا، بین الجماعاتی تحقیق اے پر وحیکت نئی صنعتوں اور بیکنا لوچی کے فروغ کے ساتھ ساتھ ہزاروں نئی ملازمتیں بھی پیدا کرے گا۔

اپ ہرید ۱۸ افریقی ممالک مکانہ فاصلائی اسٹین کے ساتھ، ایس کے اسے کا حصہ بن رہے ہیں۔ اس سے طرح ریڈیائی فلکیات کے سامنے اسکے گا۔

بلوجستان اور فلکیاتی سائنس منصوبے کی کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ صوبہ